لبیک اللھم لبیک

حج اور عمرہ

عبدالرؤف سکھروی

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال کراچی پاکستان

فون: ۴۹۹۲۱۷۶

اس رسالہ میں حج اور عمرہ ادا کرنے کا آسان طریقہ اور ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں

تالیف

عبدالرؤف سکھروی

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مؤلف ---------- مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہم

نام کتاب ---------------- حج اور عمرہ

فہرستِ مضامین

حج کی تیاری
آداب احکام اور مسائل قربانی

تَلْبِيَہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ
لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط
لَاشَرِیْکَ لَکَ

ترجمہ

حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں،
میں حاضر ہوں بلاشبہ تمام تعریفیں اور سب نعمتیں آپ ہی
کے لئے ہیں اور ملک بھی آپ ہی کا ہے اور آپ کا کوئی
شریک نہیں ہے

ھدایت

مذکورہ تلبیہ برائے کرم زبانی یاد کریں، کیونکہ احرام
باندھنے کے بعد موقعہ بموقعہ اس کو پڑھنا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

ارادۂ حج

جب حج یا عمرہ کا ارادہ کریں تو درج ذیل کام انجام دیں۔

(۱) سب سے پہلے یہ نیت کریں کہ "میں یہ سفر محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، اس کے حکم کی تعمیل اور ثوابِ آخرت حاصل کرنے کے لئے کر رہا ہوں"

(۲) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو توبہ کرنے کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھیں اور گزشتہ تمام گناہوں سے سچی توبہ کریں۔

(۳) نماز، روزۂ رمضان، زکوٰۃ، فطرہ، قربانی اور منّت

وغیرہ کے فرض و واجب ہونے کے بعد سے ان کی ادائیگی میں آپ سے جتنی کوتاہیاں ہوئی ہیں ان کی تلافی کرنے کا پختہ ارادہ کریں اور حسبِ طاقت قضا کرنا شروع کردیں۔

(۴) کسی سے لڑائی جھگڑا ہوگیا ہو یا بُرا بھلا کہدیا ہو یا کوئی حق تلفی ہوگئی ہو تو معافی مانگیں، اور کہا سُنا معاف کرائیں، خصوصاً عزیزوں اور ملنے جلنے والوں سے صلح وصفائی کرکے دل صاف کریں، اگر والدین حیات ہوں اور ناراض ہوں تو انہیں راضی کریں۔

(۵) اپنے اوپر کسی کا کوئی مالی حق واجب ہو مثلاً قرض ہو یا امانت ہو، اُس کو ادا کریں ورنہ ادا کرنے کی وصیت لکھ دیں اور اپنے لین و دین کا سارا حساب کسی قابلِ اعتماد شخص کے سپرد کریں

(۶) اہل وعیال کے لیے اپنے واپس آنے تک ان کے

اخراجات وغیرہ کا مناسب انتظام کر دیں۔

(۷) حج اور عمرہ کرنے کا طریقہ اور ان کے ضروری مسائل سیکھنا شروع کریں، اس مقصد کے لئے معتبر اہلِ فتویٰ علماء سے استفادہ کریں اور مسائلِ حج کی معتبر کتب کا مطالعہ کریں۔ ناچیز کا یہ رسالہ بھی توجہ سے بار بار پڑھنا انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہوگا اور جو بات سمجھ میں نہ آئے یا کوئی اور بات ذہن میں آئے وہ کسی معتبر عالم و مفتی سے دریافت کریں اس سلسلہ میں ٹی وی وغیرہ پر حج کی فلم دیکھنے اور خواتین وحضرات کے مخلوط اجتماعات میں شرکت کرنے سے پرہیز کریں کیونکہ مسائلِ حج سیکھنے کے یہ طریقے درست نہیں ہیں، نیز معتبر اہلِ فتویٰ علماء کرام کے سوا دوسرے لوگوں کی حج وعمرہ کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کے مطالعہ سے بھی پرہیز کریں ان میں اکثر مسائل کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

مکان سے روانگی

جب سفرِ حج کے لئے گھر سے نکلنے لگیں اور مکروہ وقت نہ ہو تو گھر میں عام نوافل کی طرح دو رکعت نفل ادا کریں اگر پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن اور دوسری رکعت میں سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھیں تو بہتر ہے اور سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے سفر کی آسانی کے لئے دعاء کریں اور یہ دعا بھی کریں۔

اے اللہ سفر میں جاتے وقت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی دعائیں کی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب دعائیں میری طرف سے قبول فرمالیجئے آمین۔

اگر مکروہ وقت ہو تو نفل نہ پڑھیں، بغیر نفل پڑھے مذکورہ دعا مانگیں، اس کے بعد ہر جگہ، گھر سے باہر آتے وقت، سواری پہ جانے کے وقت، احباب سے رخصت ہوتے وقت سواری کے

روانہ ہونے پر، اِحرام باندھنے کے وقت، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نظر آنے پر، طواف میں، صَفا مَروہ پر، عَرفات، مُزدلِفہ اور مِنیٰ میں غرض ہر موقعہ پر یہ درجِ ذیل دعا بھی مانگ لیا کریں۔ یہ بہت مختصر اور جامع دعا ہے۔

یا الٰہ العالمین! اس موقعہ پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نیک بندوں نے جو جو بھلائیاں مانگی ہیں سب مجھ کو عطا فرما اور جن جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے، ان سب سے مجھ کو اپنی پناہ عطا فرما آمین۔

سفرِ حج کا آغاز

چونکہ یہ سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے اس لئے جب آپ اپنے شہر کی حدود سے باہر نکل جائیں گے تو آپ "شرعی مسافر" ہو جائیں گے، اور ظہر، عصر اور عشاء کے وقت بجائے چار رکعت

کے دو فرض پڑھیں گے، البتہ کوئی امام مقیم ہو اور آپ اس کے پیچھے باجماعت نماز ادا کریں تو اس کے پیچھے چار رکعت ہی ادا کریں گے جیسے حیدرآباد یا سکھر سے حج کو آنے والے حضرات کراچی کی کسی مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں تو امام کے ساتھ پوری نماز ادا کریں، البتہ اگر امام بھی مسافر ہو یا جماعت نکل گئی ہو اور الگ نماز پڑھیں تو چار کی بجائے تو دو رکعت ادا کریں گے، اور فجر و مغرب کے فرض بدستور پورے پڑھیں گے ان میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

خواتین چونکہ تنہا نماز ادا کرتی ہیں اس لئے وہ ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعت ادا کریں گی اور فجر و مغرب کی دو اور تین رکعت ہی ادا کرنی ہوں گی۔

سنتوں اور نفلوں کا حکم مردوں اور خواتین کے لئے یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پوری پڑھیں یہی بہتر ہے اور اگر جلدی ہے یا تکلیف ہوتی ہے یا کوئی اور دشواری ہو تو بالکل نہ پڑھیں

کوئی گناہ نہیں ۔

کراچی سے جدّہ روانگی

جب آپ کراچی یا اسلام آباد پہنچ جائیں، اور مکہ مکرمہ جانے کے لئے جدہ روانگی کا وقت قریب آجائے تو دیکھیں جدہ ہوائی جہاز سے جانا ہے یا پانی کے جہاز سے، اگر ہوائی جہاز سے جانا ہے تو کراچی یا اسلام آباد سے اِحرام باندھا جائے گا، اور اگر پانی کے جہاز سے جانا ہے تو جدّہ پہنچنے سے پہلے پہلے احرام باندھا جائیگا مگر اِحرام باندھنے سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آپ کس قسم کا اِحرام باندھنا چاہتے ہیں ؟ کیونکہ حج کی کئی قسمیں ہیں۔

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں، اِفْراد، قِرَان اور تَمَتُّعْ، ان کی مختصر

تشریح یہ ہے :

اِفرَادُ

اگر میقات سے صرف حج کا اِحرام باندھیں اور حج کے دنوں میں صرف حج کریں، عمرہ نہ کریں تو یہ "حج اِفراد" کہلاتا ہے۔ (حیات)

یہ اِحرام بقرعید تک بندھا رہے گا، حج کے بعد ہی کھلے گا، کیونکہ اس میں عمرہ شامل نہیں ہوتا، اور یہ اِحرام لمبا ہوجاتا ہے، ہاں اگر حج کے قریب باندھا جائے تو لمبا نہ ہوگا، اور اس میں حج کی قربانی مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ (حیات)

قِرَان

اگر میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ اِحرام باندھیں اور ایک ہی اِحرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کریں تو یہ "حج قِرَان" کہلاتا ہے۔ (مُعَلِّمُ الحجاج)

یہ اِحرام بھی بقرعید تک بندھا رہے گا، عمرہ کرکے نہیں

کھلے گا بلکہ عمرہ کرنے کے بعد بھی احرام بندھا رہے گا اور حج کرکے قربانی کے بعد سر منڈوا کر یہ احرام کھلے گا یہ بھی بعض دفعہ لمبا ہوجاتا ہے، اوراس میں حج کی قربانی واجب ہے۔

تمتّع

اگر میقات سے صرف عمرہ کا اِحرام باندھیں اور حج کے مہینوں[1] میں عمرہ ادا کرکے احرام کھولدیں پھراسی سال اسی ایک سفر میں حج کا اِحرام باندھ کر حج ادا کریں تو یہ "تمتّع" کہلاتا ہے۔ (حیات بتصرّف)

اس میں عمرہ سے فارغ ہوکر عمرہ کا احرام کھل جاتا ہے اورآدمی عام آدمیوں کی طرح مکہ مکرمہ میں رہتا ہے اس کے بعد حج کے دنوں میں حج کرتا ہے اس لئے اس میں اِحرام لمبا نہیں ہوتا، حجاج کو اس میں بہت آسانی رہتی ہے، اسی لئے اکثر حجاج حج تمتع ہی کرتے

[1] حج کے مہینوں سے مراد شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے شروع کے دس دن ہیں۔ (حیات)

ہیں۔ اس میں بھی حج کی قربانی واجب ہے۔ (حیات) مالِ والی قربانی کی تفصیل حج کے تفصیلی بیان میں قربانی کے عنوان کے تحت آئے گی وہاں دیکھیں۔

حج کی ان تین قسموں اور عمرہ میں، سب سے افضل حجِ قِران ہے اس کے بعد حجِ تمتُّع، اس کے بعد حجِ اِفراد، اس کے بعد صرف عُمرہ افضل ہے۔ (حیات)

بہرحال حج کی مذکورہ تین قسموں میں چونکہ حجاج کے لیے حجِ تمتُّع زیادہ آسان ہے، لہٰذا اسی کے مطابق پہلے عمرہ کا طریقہ اور پھر حج کا طریقہ لکھا جائے گا۔

درخواست

جب اس کتاب سے آپ کی ضرورت پوری ہوجائے
اس کو آئندہ کی ضرورت کے لئے رکھ لیں یا کسی اور
ضرورت مند کو دیدیں، برائے کرم ضائع نہ فرمائیں

عمرہ کا طریقہ
مُباح باتیں
اور ——— مختصر معمولات
۱۳

عمرہ کا اجر و ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے، اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (سنن ابن ماجہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفّارہ ہوجاتا ہے ان کے درمیان کے گناہوں کا — اور حجِ مبرور" (پاک اور مخلصانہ حج) کا بدلہ تو بس جنت ہے۔ (صحیح بخاری، مسلم)

رمضان میں عمرہ

حضرت ام سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میرے خاوند

اور ان کے بیٹے تو حج کے لئے چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ۔ (الترغیب)

اِحرام کا طریقہ اور آداب

جب آپ حج یا عمرہ کا احرام باندھیں تو پہلے یہ کام کریں :

(۱) سر کے بال سنواریں ، خط بنوائیں ، مونچھیں کتریں ، زیر ناف بال اور بغل کے بال صاف کریں ۔ (غنیہ)

(۲) احرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ کم از کم وضو کریں ، پھر سر اور ڈاڑھی میں تیل لگائیں ، کنگھا کریں ، جسم اور احرام کی چادروں پر ایسی خوشبو لگائیں جس کا دھبہ نہ لگے ۔ (غنیہ)

(۳) مرد حضرات سلے ہوئے کپڑے اتار کر ایک سفید چادر ناف کے اوپر بطور تہبند باندھیں ، دوسری چادر اوڑھیں ،

سر اور دونوں بازو ڈھک لیں اور ایسے جوتے چپل اتار دیں جن سے پیروں کے پُشت کی اُبھری ہوئی ہڈی چھپ جاتی ہو اور ہوائی چپل پہنیں جن میں مذکورہ ہڈی کھلی رہتی ہے، خواتین سلے ہوئے کپڑے اور جوتے وغیرہ بدستور پہنی رہیں۔ (غنیہ)

(۲) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو احرام کی نیت سے سر ڈھک کر عام نفلوں کی طرح دو رکعت نفل پڑھیں، اگر پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد سورۂ کافرون پڑھیں اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھیں تو بہتر ہے اور اگر مکروہ وقت ہو تو بغیر دو رکعت نفل پڑھے عمرہ کی نیت کریں۔ (حیات)

مُفِیْد مَشْوَرَہ

پاکستان سے بذریعۂ ہوائی جہاز مکہ مکرمہ جانے والے خواتین و حضرات پر لازم ہے کہ جہاز پر سوار ہونے سے پہلے

یا جہاز روانہ ہونے کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر جہاز میں احرام باندھیں تاکہ بلا اِحرام میقات سے آگے نہ بڑھیں، ورنہ گناہگار بھی ہوں گے، اور دَم بھی لازم ہوگا لیکن مشورہ یہ ہے کہ گھر یا ائیر پورٹ پر احرام باندھنے کی بجائے ہوائی جہاز میں اِحرام باندھیں کیونکہ بعض مرتبہ اِحرام باندھنے کے بعد جہاز کی روانگی منسوخ یا مؤخر ہو جاتی ہے جس کی بنا پر احرام کی حالت میں رہنا دشوار ہوتا ہے۔

اور ہوائی جہاز میں احرام باندھنے کی آسان صورت یہ ہے کہ اوپر جتنے کام لکھے گئے ہیں وہ سب گھر یا ائیر پورٹ پر کریں، نیت اور تَلْبِیَہ ابھی نہ کہیں جب ہوائی جہاز فضا میں بلند ہو جائے اور آپ اپنی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ جائیں اس وقت جہاز میں نیت اور تَلْبِیَہ کہیں، کیونکہ احرام اور اس کی پابندیاں نیت اور تَلْبِیَہ سے شروع ہوتی ہیں۔

بحری جہاز سے مکہ مکرمہ جانے والے خواتین وحضرات کو یَلَمْلَم کی محاذات سے احرام باندھنا افضل ہے اور اگر وہ جدہ پہنچ کر احرام باندھیں تو اس کی بھی گنجائش ہے۔

(احکام حج بتصرف)

عمرہ کی نیّت

اب آپ اپنا سر کھولیں، البتہ دونوں کاندھے چادر سے ڈھکے رہنے دیں اور قبلہ رُخ بیٹھ کر اس طرح عمرہ کی نیت کریں:

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا
ارادہ کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے
آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے! (حیات)

اس کے فوراً بعد عمرہ کے احرام کی نیت سے درمیانی آواز

کے ساتھ تین مرتبہ لَبَّیک کہیں، لَبَّیک یہ ہے :

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَاشَرِيْكَ لَكَ۔ (حیات)

اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا مانگیں :

اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں، اور اس موقعہ پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جو دعائیں مانگیں یا بتلائی ہیں وہ بھی مانگتا ہوں سب میری طرف سے قبول فرما لیجئے، آمین

لیجئے احرام بندھ گیا اب آپ تلبیہ کثرت سے پڑھیں

کھڑے ہوئے ، بیٹھے ہوئے ، لیٹے ہوئے ، چلتے پھرتے ، اُترتے چڑھتے ، پاکی وناپاکی ہر حالت میں ، خصوصًا فرض نمازوں کے بعد بکثرت تَلْبِیَہ پڑھتے رہیں ، مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں ، پھر آہستہ آواز سے درود شریف پڑھ کر کوئی بھی دعا مانگیں اور تَلْبِیَہ جب بھی پڑھیں لگاتار تین مرتبہ پڑھیں ۔ (حیات وغنیہ)

خواتین کا اِحرام

خواتین تمام سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں ، اور احرام باندھنے سے پہلے جو کام اوپر لکھے گئے ہیں ان میں جو کام ان کے مناسب ہیں ان کو کریں اگر مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری نہ آرہی ہو تو احرام باندھنے کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں اور اگر مکروہ وقت ہو یا ماہواری آرہی ہو تو نفل نہ پڑھیں ،

غسل یا صرف وضو کر کے قبلہ رُخ بیٹھ جائیں، چہرہ پرسے کپڑا ہٹائیں اور عمرہ کی نیت کریں، عمرہ کی نیت یہ ہے :

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کرنے کی نیت کرتی ہوں اس کو میرے واسطے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے ! آمین

اس کے فوراً بعد تین مرتبہ آہستہ آواز سے لبیك کہیں یا کوئی دوسری عورت یا اس کا محرم کہلوائے اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا کریں :

اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور آپ سے آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں ۔ آمین

لیجئے اِحرام بندھ گیا، اب خواتین بکثرت آہستہ آواز سے تَلْبِیَہ پڑھتی رہیں جس کی تفصیل اوپر گزری ۔

اِحرام کی پابندیاں

نیت اور تَلْبِیَہ پڑھتے ہی اِحرام کی پابندیاں شروع ہو جائیں گی، مرد حضرات اپنا سر اور چہرہ اور خواتین صرف چہرہ سوتے جاگتے، چلتے پھرتے ہر وقت کھلا رکھیں، کسی وقت بھی ان کے اوپر کپڑا نہ لگنے دیں اور نہ کپڑے سے ڈھانکیں، چونکہ خواتین کو نامحرم مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے اور بے پردہ رہنا جائز نہیں، لہٰذا خواتین دورانِ اِحرام نامحرم مردوں کے سامنے بلاعذرِ معتبر چہرہ بھی نہ کھولیں، انکے سامنے جاتے وقت سر پر ایسا ہیٹ پہن لیں جس کے اگلے حصہ پر نقاب سلی ہوئی ہو جس میں چہرہ نہ جھلکے اور اس میں آنکھوں کے سامنے باریک جالی سلی ہوئی ہو تاکہ راستہ نظر آسکے اس ہیٹ کی ٹوپی پر برقعہ اوڑھیں، برقعہ کی نقاب پیچھے کریں اور باقی جسم برقعہ سے ڈھانپیں، اور چہرہ کے سامنے ہیٹ کی

کی نقاب لٹکالیں اسطرح پردہ بھی ہوجائے گا اور نقاب بھی چہرے سے دور رہے گی[1]۔

اِحرام باندھنے کے بعد بعض چیزیں ممنوع ہوجاتی ہیں، بعض مکروہ اور بعض جائز، اس کی تفصیل "معلم الحجاج" اور "عمدۃ المناسک" میں ہے، یہاں بقدرِ ضرورت ان کا خلاصہ تحریر کیا جاتا ہے۔

اِحْرَام کی ممنوع باتیں

اِحرام کی حالت میں درج ذیل امور کا ارتکاب ممنوع ہے، ان کے کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور جرمانہ بھی واجب ہوتا ہے چنانچہ بعض صورتوں میں دَم واجب ہوتا ہے یعنی قربانی واجب ہوتی ہے، اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں صرف گناہ ہوتا ہے دَم وغیرہ واجب

---

[1] خواتین کے اِحرام کا مفصل طریقہ اور مخصوص مسائل کے لئے احقر کا رسالہ "خواتین کا حج" کا مطالعہ کریں۔ یہ رسالہ مکتبۃ الاسلام کراچی سے مل سکتا ہے۔

نہیں ہوتا اگر ایسی غلطی ہوجائے تو معتبر اہلِ فتوی علماء کرام سے اس کا حکم دریافت کر کے عمل کریں یا معتبر کتابوں میں دیکھیں، یاد رہے ان امور کا کرنا گناہ تو ہے ہی اس سے انسان کا حج وعمرہ بھی ناقص ہوجاتا ہے، اس لئے ممنوعاتِ اِحرام سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

○ اِحرام کی حالت میں مرد حضرات کو سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے اور ایسا جوتا پہننا بھی منع ہے جس میں پیر کے پشت کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے البتہ خواتین سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں اور انہیں ہر قسم کا جوتا استعمال کرنا بھی درست ہے۔

○ اِحرام کی حالت میں مرد حضرات کو سر اور چہرہ سے اور خواتین کو صرف چہرہ سے کپڑا لگانا اور ان کو کپڑے سے ڈھانکنا منع ہے سوتے جاگتے ہر وقت ان کو کھلا رکھیں۔

○ اِحرام کی حالت میں جانگیہ پہننا جائز نہیں نیز سر و چہرہ پر پٹی باندھنا بھی درست نہیں۔

○ خوشبودار سرمہ لگانا منع ہے البتہ بغیر خوشبو کا سرمہ لگانا جائز ہے لیکن نہ لگانا اس کا بھی افضل ہے۔ (حیات)

○ خوشبودار صابن استعمال کرنا منع ہے۔ (فتویٰ)

○ جسم یا کپڑوں پر کسی بھی قسم کی خوشبو لگانا، سر یا جسم پر خوشبودار تیل لگانا یا خالص زیتون یا تل کا تیل کا لگانا منع ہے، البتہ ان تیلوں کے سوا بغیر خوشبو کا تیل لگانا جائز ہے۔

○ سر اور جسم کے کسی حصہ کے بال کاٹنا، یا کٹوانا، اور ناخن کترنا منع ہے۔

○ اپنے سر یا جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا، یا جوں مارنے کے لئے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا منع ہے۔

○ بیوی سے ہمبستری کرنا، یا ہمبستری کی باتیں کرنا، یا شہوت

سے بوس و کنار کرنا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

○ اِحرام کی حالت میں ہر قسم کے گناہوں سے بطورِ خاص بچنا، جیسے غیبت کرنا، چُغلی کرنا، فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کام کرنا، بے جا مذاق کرنا، کسی کو ناحق ذلیل و رسوا کرنا، حسد کرنا، اور خاص کر خواتین کا بے پردہ رہنا۔ یہ سب باتیں بغیرِ احرام کے بھی ناجائز ہیں اور احرام کی حالت میں خاص طور پر ناجائز اور گناہ ہیں

○ حالتِ اِحرام میں لڑائی جھگڑا کرنا، یا بے جا غصہ کرنا بڑا گناہ ہے، اس سے بطورِ خاص بچنا چاہیے، بعض حُجّاج اس گناہ میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

مکروہ باتیں

اِحرام باندھنے کے بعد درجِ ذیل امور کا ارتکاب مکروہ اور گناہ ہے، اُن سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیے اگر

غلطی سے ارتکاب ہوجائے توتوبہ واستغفار کرنا چاہئے ۔

لیکن اُن میں کوئی جرمانہ واجب نہیں

○ لونگ ، الائچی اور خوشبودار تمباکو ڈال کر پان کھانا مکروہ ہے ، لیکن سادہ پان کھانا جائز ہے ۔

○ جسم سے میل دور کرنا اور جسم کو بغیر خوشبو کے صابون سے دھونا مکروہ ہے ۔

○ سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنا بھی مکروہ ہے ۔

○ اگر بال ٹوٹنے اور اکھڑنے کا خطرہ ہو تو سر کھجلانا بھی مکروہ ہے ، ہاں آہستہ کھجلانا کہ بال اور جوں نہ گرے جائز ہے ۔

○ اگر احرام کی چادریں تبدیل کرنی ہوں یا خواتین کو کپڑے بدلنا ہوں تو ان میں کسی قسم کی خوشبو بسی ہوئی نہ ہونی چاہئے ۔

○ خوشبودار میوہ اور خوشبودار گھاس سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے ، اور خوشبو کو چھونا اور سونگھنا بھی مکروہ ہے ، البتہ اگر بلا ارادہ

ناک میں خوشبو آجائے تو کوئی حرج نہیں۔

○ خوشبو دار پھول سونگھنا یا ان کا ہار گلے میں ڈالنا مکروہ اور منع ہے۔ (عمدہ)

○ خوشبودار کھانا بغیر پکا ہوا مکروہ ہے، البتہ پکا ہوا خوشبودار کھانا مکروہ نہیں۔

○ اوندھا ہو کر منہ کے بل لیٹ کر تکیہ پر پیشانی رکھنا مکروہ ہے۔ البتہ سر یا رخسارہ تکیہ پر رکھنا مکروہ نہیں، جائز ہے۔

○ کپڑے یا تولیہ سے منہ پونچھنا مکروہ ہے، لہٰذا ہاتھ سے چہرہ صاف کریں، کپڑا استعمال نہ کریں، اسی طرح کعبہ کے پردے کے نیچے اس طرح کھڑے ہونا کہ پردہ منہ کو لگے مکروہ ہے اور اگر سر اور چہرہ کو پردہ نہ لگے تو جائز ہے۔

○ احرام کے تہبند کے دونوں پلّوں کو آگے سے سینا مکروہ ہے،

اسی طرح اس میں گرہ لگانا یا پن لگانا یا دھاگہ وغیرہ سے باندھنا بھی مکروہ ہے۔ تاہم اگر کسی نے ستر کی حفاظت کے لئے ایسا کیا تو دم یا صدقہ واجب نہ ہوگا۔ (حیات)

○ سر اور چہرے کے سوا جسم کے دیگر اعضا پر بلا عذر پٹی باندھنا مکروہ ہے اور عذر میں مکروہ نہیں، اور سر اور چہرے پر پٹی وغیرہ باندھنا درست نہیں خواہ عذر ہو یا نہ ہو۔ (حیات)

جائز باتیں

اِحرام کی حالت میں درج ذیل امور بلاکراہت جائز ہیں۔

○ ٹھنڈک حاصل کرنے یا تازگی حاصل کرنے یا گرد و غبار دور کرنے لئے خالص پانی سے ٹھنڈا ہو یا گرم غسل کرنا جائز ہے، لیکن جسم سے میل دور نہ کریں۔

○ انگوٹھی پہننا، چشمہ لگانا، چھتری استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا، دانت اکھاڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا درست ہے۔

○ دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اولیٰ ہے، اسی طرح خواتین کو زیورات پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اچھا ہے۔ (عمدہ)

○ بلاخوشبو کا سرمہ لگانا اور زخمی اعضا پر پٹی باندھنا جائز ہے، لیکن زخمی سر اور چہرہ پر پٹی باندھنا درست نہیں، لیکن دوا لگانا جائز ہے۔

○ سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا، اپنا یا دوسرے کا ہاتھ منہ یا ناک پر رکھنا۔

○ بالٹی، یا کین یا تسلہ وغیرہ سر پر اٹھانا۔

○ زخم یا ورم پر بغیر خوشبو والا تیل لگانا۔

○ موذی جانوروں کو مارنا، چاہے وہ حرم ہی میں ہوں،

جیسے سانپ، بچھو، مکھی، مچھر، بھڑ، تتیا اور کھٹمل وغیرہ۔

○ سوڈا اور کوئی پانی کی بوتل یا شربت جس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو پینا جائز ہے اور جس بوتل میں خوشبو ملی ہوئی ہو اگرچہ برائے نام ہو اس کو پینے سے بچنا چاہئے ورنہ صدقہ واجب ہوگا۔

○ اِحرام کے تہبند میں روپیہ یا گھڑی وغیرہ رکھنے کے لئے جیب لگانا جائز ہے۔

○ پیٹی یا ہمیانی لنگی کے اوپر یا نیچے باندھنا جائز ہے، اور قطرہ یا ہرنیا کی بیماری میں لنگوٹ کس کر باندھنا جائز ہے لیکن جانگیہ پہننا جائز نہیں۔

بال ٹوٹنے کا مسئلہ

اِحرام کے بعد تقریباً ہر حاجی مرد و عورت کو بال ٹوٹنے

کا مسئلہ پیش آتا ہے، اس لئے یہ مسئلہ خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے۔ یہاں اس کی قدرے تفصیل لکھی جارہی ہے۔

خودبخود بال ٹوٹنا

اگر سر یا ڈاڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ کے بال خود بخود ٹوٹیں اور گریں تو کچھ واجب نہیں۔ (عمدۃ المناسک)

وضو سے بال گرنا

احرام کی حالت میں وضو و غسل احتیاط سے کریں جسم کو زیادہ نہ رگڑیں، سر اور ڈاڑھی کو زیادہ نہ ملیں، خلال بھی نہ کریں تاکہ بال نہ ٹوٹیں تاہم اگر وضو یا غسل کی وجہ سے سر یا ڈاڑھی کے بال ٹوٹ جائیں تو ایک یا دو بال ٹوٹنے میں کچھ واجب نہیں۔

○ اگر تین بال گریں تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

○ اگر تین بال سے زیادہ اور چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی سے کم کم بال گریں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیہ)

○ اگر چوتھائی سر یا ڈاڑھی کے یا پورے سر یا پوری ڈاڑھی کے بال ٹوٹ جائیں یا کاٹ لیے جائیں تو دَم واجب ہوگا۔ (عمدہ)

کھجانے سے بال ٹوٹنا

اگر سر یا ڈاڑھی کو کھجانے یا ویسے ہی جان بوجھ کر ایک دو بال یا تین بال توڑیں تو ہر بال کے بدلہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر تین سے زیادہ اور چوتھائی سر یا ڈاڑھی کے

بالوں سے کم کم بال ٹوٹیں یا کاٹیں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر چوتھائی سر یا ڈاڑھی کے بال توڑ لئے یا کتر لئے یا مونڈ لیے تو دَم واجب ہے۔ (عمدہ)

مونچھ کا مسئلہ

اِحرام کی حالت میں اگر کسی نے اپنی ساری مونچھ یا اس کا کچھ حصّہ مونڈ لیا یا اس کو کترواکر باریک کر لیا تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (عمدہ بتصرف)

خوشبودار صابن

اِحرام کی حالت میں خوشبو دار صابن استعمال کرنا منع ہے اگر کسی نے استعمال کر لیا تو اس کی جزا میں یہ تفصیل ہے:

اگر خوشبودار صابن جسم کے اندر خوشبو مہکانے کی غرض سے استعمال کیا خواہ پورے بدن پر استعمال کیا یا کسی ایک بڑے عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی چھوٹے عضو پر جیسے ہتھیلیوں پر یا کلائی پر یا چہرہ پر تو دم واجب ہے

اگر خوشبودار صابن جسم میں خوشبو مہکانے کی نیت سے استعمال نہیں کیا بلکہ جسم سے یا جسم کے کسی عضو سے میل کچیل دور کرنے کے لئے

استعمال کیا تو صدقہ فطر کے برابر صدقہ واجب ہے۔

بغیر خوشبو کا صابن اِحرام کی حالت میں استعمال کرنا جائز ہے لیکن اِحرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنے کے لئے ایسا صابن بھی استعمال نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اِحرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنا منع ہے۔ (ماخذۂ فتاویٰ دارالعلوم کراچی)

اِحرام میں ٹیشو پیپر کا استعمال

اِحرام کی حالت میں ناک صاف کرنے یا منہ صاف کرنے یا چہرہ کا پسینہ صاف کرنے کے لئے ٹشو پیپر استعمال کرنے کی گنجائش ہے اس کی وجہ سے کوئی دَم وغیرہ واجب نہ ہوگا۔

(ماخذۂ فتاویٰ دارالعلوم کراچی)

حجرِ اَسوَد کی خوشبو

حجرِ اَسوَدْ اور رُکنِ یمانی پر اکثر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اسلئے جو خواتین وحضرات اِحرام کی حالت میں ہوں وہ حجرِ اسود کو نہ ہاتھ لگائیں اور نہ اس کا بوسہ لیں بلکہ اِستِلام کا اشارہ کرنے پر

اکتفا کریں۔ اسی طرح رکنِ یمانی پر بھی ہاتھ نہ لگائیں، بغیر ہاتھ لگائے گزر جائیں۔

اگر کسی نے احرام کی حالت میں حجرِ اسود کا بوسہ لیا یا رکنِ یمانی پر ہاتھ لگایا جس کی وجہ سے منہ یا ہاتھ پر خوشبو لگ گئی تو زیادہ خوشبو لگنے میں دم واجب ہے اور معمولی خوشبو لگنے میں صدقہ فطر (یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت کے برابر) صدقہ کرنا واجب ہے (غنیہ)

دورانِ سفر کیا عمل کریں ؟

جب یہ مبارک سفر شروع ہو جائے تو دورانِ سفر کثرت سے تَلْبِیَہ پڑھتے رہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنّت ہے۔ اکثر لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اور جب تَلْبِیَہ پڑھیں تو مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے، اور پھر آہستہ آواز سے درود شریف پڑھ کر کوئی بھی دعا مانگیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، تلاوت کریں، تسبیحات پڑھیں، توبہ و استغفار کریں اور دعا میں مشغول رہیں۔

دورانِ سفر فضول اخبار و رسائل پڑھنے، ٹی وی دیکھنے، خبروں پر تبصرہ

کرنے، گناہوں کی باتیں کرنے اور لایعنی باتوں اور کاموں سے بچیں۔
کسی نماز کا وقت ہو جائے تو جہاز ہی میں وضو کر کے کھڑے ہو کر قبلہ رُخ نماز ادا کریں کیونکہ ہوائی جہاز میں نماز ہو جاتی ہے۔ اور ہوائی جہاز والے یہ سب انتظام کر دیتے ہیں، اگر وہ نہ کریں تب بھی آپ وقت پر نماز ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور نماز قضا نہ ہونے دیں۔ سیٹ پر بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف رُخ کئے بغیر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، اگر غلطی سے اس طرح کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو وقت کے اندر لوٹانا اور وقت گزرنے کے بعد اس کی قضا پڑھنا واجب ہے۔

مکّہ مکرمہ پہنچنا

جب مکہ مکرمہ قریب آجائے تو ذوق و شوق سے تَلْبِیَہ پڑھتے ہوئے دعا و استغفار کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان کرتے ہوئے مکہ معظمہ میں داخل ہوں، رہنے کی جگہ اور سامان وغیرہ کا انتظام کر کے دیکھیں اگر آرام کی ضرورت ہو آرام کریں ورنہ وضو یا غسل کر کے عمرہ کرنے کے لئے مسجدِ حَرَام کی طرف چلیں، تَلْبِیَہ جاری رہے۔
جس خاتون کو ماہواری آرہی ہو وہ گھر ہی میں رہے،

مسجد حرام میں نہ آئے، وہ ماہواری سے فارغ ہو کر عمرہ کریگی

مسجدِ حرام میں حاضری

○ اگر "بابُ السّلام" معلوم ہو تو مسجدِ حرام میں اس دروازے سے داخل ہونا بہتر ہے۔ ورنہ ہر دروازہ سے داخل ہونا جائز ہے

○ جب آپ مسجد حرام میں داخل ہوں تو دل سے پورے ادب کے ساتھ پہلے دایاں قدم رکھیں اور یہ دعا کریں :

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

○ اور مستحب ہے کہ اعتکاف کی نیت کریں اور کسی کو تکلیف دیئے بغیر آگے بڑھیں۔ (غنیہ۔ حیات ص۲۴)

پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو راستے سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں اور

- اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین مرتبہ کہیں ،
- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین مرتبہ کہیں۔

پھر دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائیں اور درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگیں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے، (غنیہ) اور یہ دعا بھی مانگیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ

اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنّت مانگتا ہوں، اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں ـــــ یا اللہ خانہ کعبہ نظر آنے

پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی
دعائیں مانگی ہیں ، یا بتلائی ہیں وہ سب
میری طرف سے قبول فرمالیجئے ، اور اے
اللہ مجھے میری دعا قبول ہونے والا بنا دیجئے! آمین

عُمرہ ادا کرنے کا طریقہ

اب آپ کو عمرہ ادا کرنا ہے ، لہٰذا مسجدُ الحرام میں داخل ہونے
کے بعد تحیۃُ المسجد کے نفل نہ پڑھیں ، اس مسجد کا تحیۃ طواف
ہے اس لیے دعا مانگنے کے بعد عمرہ کا طواف کریں اور اگر کسی وجہ
سے ابھی طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو پھر بجائے
طواف کے تحیۃُ المسجد پڑھیں ۔ (غنیہ)

○ طواف کے لئے وضو کریں ، کیونکہ بلا وضو طواف کرنا
جائز نہیں ۔ (غنیہ)

○ طواف نیچے اور چھت پر کرنا دونوں طرح جائز ہے (غنیہ)

طَوافْ

اب آپ طَواف کرنے کے لئے حَجرِاَسْوَد کی طرف چلیں اور وہاں پہنچ کر اِحرام کی جو چادر اوڑھ رکھی ہے اس کو داہنی بغل سے نکال کر اس کے دونوں پلے آگے پیچھے سے بائیں کاندھے پر ڈالیں، اور داہنا کاندھا کھلا رہنے دیں، اُسے "اِضْطِبَاعْ" کہتے ہیں، یہ طواف کے ساتوں چکروں میں سنت ہے۔(حیات)

طَواف کی نیّتْ

○ اب آپ خانۂ کعبہ کے سامنے جس طرف حَجرِاَسْوَد ہے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حَجرِاَسْوَد آپ کے داھنی جانب ہوجائے اس مقصد کے لئے حَجرِاَسْوَد کے نیچے فرش میں جو سیاہ پٹی

بنی ہوئی ہے، اس سے بھی مدد لے سکتے ہیں، اس طرح سے کہ پوری سیاہ پٹی اپنے داہنی طرف کر دیں، اور پٹی کے بائیں کنارے سے اپنا قدم ملا کر رکھیں، پھر قبلہ رُخ بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کریں :

"اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا طواف کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے۔ (حیات)

○ پھر قبلہ رو ہی دائیں طرف کھسک کر بالکل حَجرِ اَسْوَد کے سامنے آئیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رُخ حجرِ اسود کی طرف کریں اور کہیں :

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔ (حیات)

اِسْتِلَامْ یا اِشَارَہ

پھر اِسْتلام کریں یعنی دونوں ہتھیلیاں حَجرِ اَسْود پر اس طرح رکھیں جس طرح سجدہ میں رکھی جاتی ہیں، پھر ان کے درمیان میں منہ رکھ کر آہستہ سے بوسہ دیں، بشرطیکہ حَجرِ اَسْود پر خوشبو لگی ہوئی نہ ہو، اور ایسا کرنے سے دوسروں کو کوئی تکلیف بھی نہ ہو، ورنہ اِسْتِلَامْ نہ کریں، بلکہ اس کا اشارہ کریں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ :

○ دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ دونوں ہتھیلیوں کی پشت اپنے چہرہ کی طرف ہو اور دونوں کا اندرونی حصہ حَجرِ اَسْود کے سامنے کریں گویا حَجرِ اَسْود پر رکھدی ہیں اور یہ پڑھیں :

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور دونوں ہتھیلیاں چوم لیں اور تَلْبِیَہ بند کردیں۔ اور دائیں طرف مڑ کر طواف شروع کردیں، اور بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلیں، اور جھپٹ کر قریب قریب قدم رکھتے ہوئے، اور دونوں کاندھے پہلوانوں کی طرح ہلاتے ہوئے چلیں، لیکن دوڑنے اور کودنے سے بچیں، اس کو "رَمَل" کہتے ہیں، یہ طواف کے پہلے تین چکروں میں سُنّت ہے۔

ضروری احتیاط

○ طواف کرتے ہوئے سیدھے چلیں، نگاہ سامنے رکھیں دائیں بائیں نہ دیکھیں، کیونکہ حَجَرِ اَسود کے اِستِلَام یا اشارہ کے سوا خانۂ کعبہ کی طرف سینہ یا پُشت کرنا ناجائز ہے، اس لئے ایسا کرنے سے سخت احتیاط کریں، اور زبان

سے یہ کہیں :

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ٥

اور بغیر ہاتھ اُٹھائے اپنی زبان ہی میں جو دل چاہے دعا کریں، جو دُعا رسالہ کے شروع میں لکھی گئی ہے اس کو مانگیں، ورنہ مذکورہ کلمات ہی پڑھتے رہیں۔ یاد رہے طواف میں مذکورہ کلمات یا دوسری دعائیں ضروری نہیں ہیں، بعض لوگ بلا سمجھے اکثر طواف کی مطبوعہ دعائیں طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر ان کا طواف نہ ہوگا یہ محض غلط ہے۔

اس کے بعد آگے گول قدِ آدم دیوار آئے گی اس کو "حَطِیم" کہتے ہیں، اس کے بعد خانۂ کعبہ کا تیسرا کونہ آجائے گا اس کو "رُکْنِ یَمَانِی" کہتے ہیں، اگر اس پر خوشبو مَلی ہوئی

نہ ہو تو اس پر دونوں ہاتھ پھیریں، یا صرف داہنا ہاتھ پھیریں، اور اگر خوشبو لگی ہوئی ہو یا بہت زیادہ ہجوم ہو تو بغیر اشارہ کے یونہی گزر جائیں اور یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافی مانگتا ہوں۔

اس سے آگے حجرِ اسود کی طرف چلیں اور چلتے ہوئے یہ دعا کریں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین۔

○ پھر حَجَرِ اَسْوَدْ کے سامنے پہنچیں اور حَجَرِ اَسْوَدْ کا اِستلام کریں یا اشارہ کریں ، دونوں کی تفصیل ابھی اوپر گزری ، اس کے مطابق عمل کریں ، یہ طواف کا ایک چکر ہوا ، اس کے بعد رَمْل کے ساتھ دو چکر اور کریں ، اور باقی چار چکروں میں اپنی عام چال چلیں ، اور ہر چکر کے بعد حَجَرِ اسود کا استلام یا اشارہ کریں ۔ (حیات) اور "اِضْطِبَاعْ" طواف کے سب چکروں میں کریں ، اور جب طواف پورا ہو جائے تو "اِضْطِبَاعْ" موقوف کردیں ۔

مُلْتَزَمْ

طواف کے سات چکر پورے کرکے مُلْتَزَمْ پر آئیں (حیات) مُلْتَزَم حَجَرِ اَسْود اور خانۂ کعبہ کے دروازے کے درمیان جو دیوار ہے اس کو کہتے ہیں ، اس سے چمٹ کر دعا کریں ، یہ دُعا

قبول ہونے کی خاص جگہ ہے ، لیکن اگر یہاں خوشبو لگی ہوئی ہو، جیسا کہ اکثر لگی رہتی ہے یا اس پر عورتوں کا ہجوم ہو تو پھر اس سے کچھ دور کھڑے ہو کر دعا کریں ، یہ بھی ممکن نہ ہو تو دعا چھوڑ دیں ۔

مسئلہ : اگر کوئی شخص بھول کر یا ساتویں چکّر کے شبہ میں طواف کا آٹھواں چکّر بھی کرلے تو کچھ حرج نہیں طواف درست ہے ۔ اور اگر کوئی جان بوجھ کر آٹھواں چکر کرلے تو اس کو چھ چکّر اور ملا کر سات چکر پورے کرنے واجب ہیں اور اس طرح یہ دو طواف ہوجائیں گے ۔ (عمدہ)

مسئلہ : طواف کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے تو طواف چھوڑ کر وضو کریں یا جماعت کھڑی ہوجائے تو نماز ادا کریں اس کے بعد جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے باقی طواف پورا کریں البتہ بلا عذر درمیان سے طواف چھوڑ کر جانا مکروہ (گناہ)

ہے اگر ایسا ہو جائے تو طواف کو لوٹانا مستحب ہے۔ (عمدہ)

نمازِ واجب طواف

یہاں سے ہٹ کر "مقامِ ابراہیم" کے پاس آئیں، اور اس طرح کھڑے ہوں کہ آپ کے اور خانۂ کعبہ کے درمیان مقامِ ابراہیم آجائے، پھر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت واجب طواف دونوں کاندھے ڈھک کر ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنا بہتر ہے، پھر نماز کے بعد دُعا کریں اور اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گزرنے دیں، یا نمازیوں کی کثرت کی بنا پر وہاں جگہ نہ ہو، تو حرم شریف میں جہاں جگہ ملے، وہاں یہ نماز ادا کریں۔ (حیات) لیجئے طواف پورا ہو گیا۔

زمزم کے کنویں پر

نماز واجب طواف پڑھنے کے بعد زمزم کے کنویں پر جائیں، اور قبلہ رو کھڑے ہوکر تین سانس میں آبِ زمزم پئیں، ہر بار شروع میں "بِسْمِ اللہِ" اور آخر میں "الحمدللہ" کہیں، اور خوب پیٹ بھر کر پئیں، اور کچھ اپنے اوپر بھی چھڑکیں، اور پھر قبلہ رُخ خوب دُعا کریں۔ (حیات) یہ دُعا بھی خوب ہے:

" اے اللہ میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی
اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں " (معلم الحجاج)

(نوٹ) اب آبِ زمزم کے کنویں کا راستہ بند کر دیا گیا ہے اور بیت اللہ کے دروازہ کے سامنے زمزم کے پانی کے نلکے لگا دیئے گئے ہیں وہاں بھی مذکورہ عمل کیا جا سکتا ہے۔

آبِ زمزم سے وضو

پاک جسم والے کو برکت کے لئے آبِ زَمْزَم کے پانی سے وضو یا غسل کرنا جائز ہے، اسی طرح بے وضو کو وضو کرنا بھی بلا کراہت

جائز ہے۔ (غنیہ)

زَمزَم کے پانی سے استنجا کرنا، جسم یا کپڑوں کی نجاست دور کرنا جائز نہیں اور جنابت کا غسل بھی نہ کرنا چاہیئے۔ (غنیہ)

سَعِی کا طریقہ

○ سَعی نیچے کرنا بہتر ہے اور مَسْعٰی کی چھت پر جائز ہے (فتویٰ) نیز سَعِی بلاوضو بھی جائز ہے، لیکن باوضو کرنا مستحب ہے۔ (غنیہ)

○ اس کے بعد حَجرِ اَسْود کے سامنے آئیں اور سیاہ پٹی پر کھڑے ہوں اور حَجرِ اَسْود کا اِستِلام کریں یا اشارہ کریں، اور سَعی کرنے کے لئے "صَفَا" کی طرف چلیں، اور صَفَا پر اتنا چڑھیں کہ خانۂ کعبہ نظر آسکے پھر قبلہ رُو کھڑے ہوکر بغیر ہاتھ اٹھائے سَعی کی نیت کریں :

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے صَفَا و مَرْوَہ

کے درمیان سعی کرتا ہوں، آپ اس کو قبول کرلیجئے،
اور میرے واسطے آسان کردیجئے۔ (حیات)

پھر دعا کے لئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں، ہتھیلیوں کا رُخ آسمان کی طرف کریں۔

○ تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں،

○ تین مرتبہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہیں، اور ایک مرتبہ کلمۂ توحید پڑھیں، پھر درود شریف پڑھ کر اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے توجہ سے دعا کریں، (غنیہ بتصرف) لیکن کوئی خاص دعا مقرر نہیں ہے۔

○ "صَفَا" سے اتر کر سکون واطمینان سے مروہ کی طرف چلیں اور ذکر و دعا میں مشغول رہیں اور جب سبز ستون آنے میں اندازًا چھ ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے تو آپ درمیانی رفتار سے دوڑنا شروع کریں اور دوسرے سبز ستون کے گزرنے کے چھ ہاتھ

کے بعد دوڑنا چھوڑ دیں (احکام حج) لیکن خواتین نہ دوڑیں اور یہ دعا کریں :

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ

ترجمہ : "اے میرے رب میری مغفرت فرما اور رحم فرما، آپ بڑے ہی عزت والے اور کرم والے ہیں "

پھر مَرْوَہ پر پہنچکر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اور ذرا سا داہنی طرف ہٹ کر کھڑے ہوں اور ایسی جگہ کھڑے ہوں کہ دوسروں کو آنے جانے کی تکلیف نہ ہو، پھر وہی ذکر و دُعا کریں جو صَفَا پر کی تھی۔ (عمدۃ المناسک) یہ سعی کا ایک چکر ہوا، اسی طرح چھ چکر اور کرنے ہیں، یہاں سے صَفَا پر جائیں دو چکر ہو جائیں گے، اور صفا سے مَرْوَہ پر تین چکر ہو جائیں گے، آخری ساتواں چکر مَرْوَہ پر ختم ہوگا، ہر چکر میں مرد حضرات سبز ستون کے درمیان دوڑیں گے، اور ہر چکر کے ختم ہونے پر خواتین و حضرات صَفَا اور

مَرْوَہ پر قبلہ رُخ کھڑے ہوکر مذکورہ بالا ذکر اور خوب گڑگڑا کر دعا کریں، کیونکہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ (عمدۃ المناسک بتصرف)

○ پھر سعی کا آخری چکر مروہ پر پورا کر کے دعا کریں، اور اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت مَطَاف کے کنارے پڑھیں یا حجرِ اسود کے سامنے ورنہ حرم میں جہاں بھی جگہ ملے پڑھ لیں۔ سعی کے بعد یہ دو نفل مستحب ہیں۔ (حیات)

مسئلہ : دورانِ سعی اگر سعی کے چکروں میں شک ہو جائے تو کم کو یقینی سمجھ کر باقی چکر پورے کریں مثلاً شک ہو جائے کہ پانچ چکر ہوئے ہیں یا چھ تو پانچ سمجھیں اور دو چکر اور کریں۔ (غنیہ)

مسئلہ : سعی کے دوران نماز شروع ہو جائے یا وضو ٹوٹ جائے یا نمازِ جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز وغیرہ شروع کر دیں اور فارغ ہو کر جہاں سے سعی چھوڑی تھی وہیں سے باقی

سعی پوری کریں، اور اگر بلا عذر سعی کو درمیان سے چھوڑیں تو سعی کو لوٹانا مستحب ہے۔ (غنیہ)

سر مُنڈانا یا قصر کرنا

اس کے بعد مرد حضرات سارے سر کے بال خود یا کسی دوسرے سے منڈوائیں، اگر بال لمبے ہوں تو انگلی کے ایک پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ تمام سر کے بال کتروانا بھی جائز ہے، لیکن سر منڈوانا افضل ہے، اور خواتین تمام سر کے بال انگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ خود کتریں یا کسی دوسری عورت یا اپنے محرم سے کتروائیں، تاہم خواتین اپنے سر کے بال کترنے میں اس بات کا پورا یقین حاصل کریں کہ کم از کم ان کے چوتھائی سر کے بال ضرور کتر چکے ہیں، کیونکہ بعض خواتین کے سر کے بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بعض مرتبہ انگلی کے ایک پورے میں سر کے چوتھائی

بال نہیں آتے، اس طرح اُن کا واجب ادا نہ ہوگا، اور احرام نہیں کھلے گا، کیونکہ کم ازکم چوتھائی سر کے بال کترنا واجب ہے، اور تمام سر کے بال کترنا سنّت ہے۔ (عمدۃ المناسک بتصرف)

چند بال کترنے کا حکم

○ بعض حضرات مروہ پر جو لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں، اُن سے سر کے چند بال کترواکر سمجھتے ہیں کہ احرام کھل گیا یہ غلط ہے، حنفی مُحرِم کے حلال ہونے کے لئے سر کے چند بال کتروانا ہرگز کافی نہیں، اگر کسی نے اس طرح چند بال کترواکر سلے ہوئے کپڑے پہن لئے اور پورے ایک دن یا ایک رات یا اس سے زیادہ پہنے رہا تو اس پر دم واجب ہوجائے گا، کیوں کہ احرام کھلنے کے لئے کم ازکم چوتھائی سر کے بال منڈانا یا ایک انگلی کے پورے کے برابر کترنا واجب ہے اور تمام سر کے بال منڈانا یا کتروانا

سنت ہے۔ (معلم)

○ خواتین وحضرات اسی بات کو یاد رکھیں کہ وہ سر کے بال کترنے یا منڈوانے سے پہلے مونچھیں، ناخن، بغل کے بال اور جسم کے دوسرے بال وغیرہ ہرگز نہ کاٹیں، ورنہ جرمانہ ہوگا، اگر ایسی غلطی ہوجائے تو کسی معتبر مفتی سے مسئلہ معلوم کریں۔

عُمرہ مکمّل ہوا

○ حَلَق یا قَصر کرانے پر آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا، اسی کو عمرہ کرنا کہتے ہیں، اب آپ کپڑے پہنیں، جوتا پہنیں، اور گھر بار کی طرح رہیں، اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئی ہیں۔

نفلی طواف کا طریقہ

کثرت سے طواف کرنا بلاشبہ افضل ہے اور یہ ایسی عبادت

ہے جو اپنے وطن میں نہیں ہو سکتی اس لئے حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کرنے چاہئیں اور نفلی طواف کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اوپر عمرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حجرِ اسود سے پہلے طواف کی نیت کریں، پھر اس کا استلام یا اشارہ کر کے خانۂ کعبہ کے سات چکر لگائیں اس کے بعد ملتزم پر دُعا کریں پھر مقامِ ابراھیم پر آکر دو رکعت واجب طواف ادا کریں پھر زمزم کے کنویں پر پانی پئیں اور خوب دُعا کریں یہ نفلی طواف کا طریقہ ہے۔ یاد رہے کہ نفلی طواف میں نہ اِحرام ہوتا ہے نہ اِضطِباع، نہ رَمَل ہوتا ہے اور نہ سَعی (غنیہ)

طواف کی عظیم فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جو شخص (سنت کے مطابق) کامل

وضو کرے (اور طواف کے لئے) حجرِ اَسْوَد کے پاس آئے تاکہ اس کا اِسْتِلَام کرے تو وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں داخل ہوجاتا ہے، پھر (جب حجرِ اسود کا) اِسْتِلَام کرکے وہ یہ کلمات کہتا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ
وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے، اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں، ستر ہزار گناہ (صغیرہ) معاف کرتے ہیں اور اس کے ستر ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہیں اور (قیامت کے دن) اس کے اہلِ خانہ کے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اس کے بعد جب وہ مَقَامِ اِبْرَاہیم کے پاس آکر دو رکعتیں

بحالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہے تو اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جس روز اُس کو اُس کی ماں نے جنا تھا۔

(خرج الاصبھانی فی الترغیب)

(ف) اللہ اکبر! طواف کی کتنی بڑی فضیلت ہے، آپ کو بھی یہ دولت کمانے کا سنہری موقعہ حاصل ہے لہذا اس کی دل سے قدر فرمائیں اور سابقہ لکھے ہوئے طریقہ کے مطابق عمدہ سے عمدہ طواف کریں۔

دوسروں کے لئے طواف یا عمرہ کرنا

آپ نے عمرہ اور طواف کرنے کا طریقہ پڑھ لیا ہے، اگر آپ زندہ یا مرحوم والدین یا کسی دوست کی طرف سے عمرہ

کرنا چاہیں تو ان کی طرف سے نیت کرکے طریقۂ مذکورہ کے مطابق عمرہ یا طواف کریں، عمرہ کا احرام "مسجدِ عائشہ"[1] سے باندھ کر آئیں، اور عمرہ کریں، نیت اس طرح کریں :

" اے اللہ یہ عمرہ یا یہ طواف میں اپنے والد یا والدہ یا بیوی کی طرف سے کرنے کی نیت کرتا ہوں، ان کی طرف سے آپ اس کو قبول فرمالیں، اور میرے لئے آسان فرمادیں "۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عمرہ یا طواف اپنی طرف سے کرکے اس کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچادیں، اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے ایک شخص کو ثواب پہنچائیں یا کئی لوگوں کو ثواب پہنچائیں اور خواہ پوری امت کو ثواب پہنچائیں۔ سب اختیار ہے، سب درست ہے، پہلی صورت میں جس شخص کی طرف سے نیت کرکے اِحرام باندھا ہے، بس اسی کو ثواب ملے گا، اور

---

[1] مکہ مکرمہ سے باہر تین میل کے فاصلے پر ایک جگہ ہے جہاں ایک مسجد ہے جس کو مسجدِ عائشہ کہتے ہیں، یہاں سے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

دوسرے صورت میں ایک عمرہ یا طواف کرکے ایک سے زیادہ افراد کو بھی ثواب پہنچایا جا سکتا ہے۔

مُتعدّد عُمرہ کرنا

○ عمرہ کا کوئی وقت مقرر نہیں، سال میں صرف پانچ دن جن میں حج ہوتا ہے یعنی ۹ر ذی الحجہ سے لے کر ۱۳ر ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے یعنی ناجائز ہے، ان پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں عمرہ کرسکتے ہیں، لہٰذا رمضان المبارک کے بعد ۹ر ذی الحجہ سے پہلے پہلے جب چاہیں اور جتنے چاہیں عمرہ کرسکتے ہیں۔ اور حج کے بعد بھی عمرے کرسکتے ہیں، جو لوگ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع کرتے ہیں اُن کا منع کرنا درست نہیں ہے۔

(ملاحظہ ہو حاشیہ مناسک ملّا علی قاریؒ ص۱۹۳)

عمرہ افضل ہے یا طواف ؟

اگر عمرہ کرنے میں طواف سے زیادہ وقت لگے تو عمرہ، طواف سے افضل ہے، اور اگر دونوں میں برابر وقت لگے تو بعض کے نزدیک عمرہ طواف سے افضل ہے، اور بعض کے نزدیک طواف عمرہ سے بہتر ہے (حیات)

تاہم کثرت سے عمرہ کرنا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (معلم) اور طواف کرنا بھی اعلیٰ عبادت ہے دونوں عبادتیں حسب استطاعت انجام دینی چاہئیں یہ زندگی کا سنہری موقعہ ہے پھر شاید ملے یا نہ ملے اس لئے اس موقعہ سے خوب فائدہ اٹھائیں، اور گناہوں سے بھی بہت ہی بچیں۔

مختصر معمولات

برائے مکہ مکرمہ

یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے، اس لئے درجِ ذیل نیکی کے کام کریں اور ہر نیک عمل پر ایک لاکھ کا ثواب پائیں۔

- پانچوں نمازیں باجماعت مسجدِ حرام میں ادا کرنے کی کوشش کرنا۔
- نفل طواف کثرت سے کرنا، اور نفل عمرہ بھی کرتے رہنا۔
- اَسْتَغْفِرُاللہ اور درود شریف کی زیادہ سے زیادہ تسبیحات پڑھنا۔
- سُبْحَانَ اللہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللہُ اَکْبَرُ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ

الْعَظِیْم کی تسبیحات پڑھنا، اور تیسرے کلمہ کی تسبیح پڑھنا، اگر ہوسکے تو ہر نماز کے بعد ان سب کی ایک ایک تسبیح سو دانے والی پڑھ لیا کریں، کہ یہ تسبیحات بڑے اجر و ثواب کا باعث ہیں یہاں ہر تسبیح پر ایک لاکھ تسبیح کا ثواب ہے، گھر جاکر یہ ثواب کہاں ملے گا۔

○ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کثرت سے پڑھتے رہنا، یہ کلمہ بہت مبارک ہے اور بہت زیادہ قربِ خداوندی کا باعث ہے۔ ہوسکے تو ستر ہزار مرتبہ پڑھ لیں۔

○ قرآن کریم کی تلاوت کرنا، اگر ہوسکے تو ایک کلام پاک ختم کریں، اور مناجاتِ مقبول کی عربی یا اردو کی ایک ایک منزل روزانہ پڑھ لینا۔

اِشْرَاق، چاشت، اَوّابِیْن، تہجد، قیام اللیل،

سُنَنِ زَوَال ، تَحِیَّۃُ المَسجِد ، تَحِیَّۃُ الوُضُوْ ، صَلوٰۃُ التَّوبَہ اور صَلوٰۃُ التَّسبِیح کا اہتمام کرنا۔

○ زیادہ سے زیادہ وقت مسجدِ حرام میں گزارنا ، لیکن یادِ الٰہی میں مشغول رہنا، اور حرم شریف میں آتے وقت اعتکاف کی نیّت کرنا اور دنیا کی باتوں سے پرہیز کرنا۔

○ صدقہ ، خیرات کرتے رہنا ، اور ایک دوسرے کی خدمت بجا لانا ، اور دوسروں سے جو تکلیف انھیں برداشت کرنا ، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہنا۔

○ یہاں پر ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے ، اور گناہ کا وبال بھی بہت سخت ہے ، اس لئے فسق وفجور گندی باتیں ، لڑائی جھگڑا ، غیبت ، فضول باتوں اور

فضول مجلسوں سے اجتناب کریں، اور وہاں کے احترام کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔

○ مکّہ مکرمہ کے لوگوں کی بُرائی نہ کریں اُن کی سختی اللہ تعالےٰ کے لئے برداشت کریں، اور اپنی بُرائیوں پر نظر رکھیں، اوران کی خوبیوں کو یاد رکھنا۔

○ بلاضرورت بازار میں نہ گھومنا اور اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرنا، ضرورت کے تحت جانا پڑے تو جلد واپس آنے کی فکر کرنا۔

یہاں دُعائیں قبول ہوتی ہیں

مکّہ معظّمہ میں یوں تو ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے مگر مندرجہ ذیل مقامات پر دُعا زیادہ قبول ہوتی ہے اس لئے ان مقامات پر دعا مانگنے کا خاص خیال رکھیں، لیکن نہ تواز

خود عورتوں کے ہجوم میں داخل ہوں اور نہ کسی دوسرے کو تکلیف دیں،

- خانۂ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت اور مَطَاف میں۔
- طواف کرتے وقت۔
- "حَجَرِ اَسْوَد" کے سامنے اور "مُلْتَزَم" پر
- "حَطِیْم" میں، میزابِ رحمت کے نیچے، "رُکنِ یَمَانی" پر اور "مَقَامِ ابراھیم" کے پاس،
- زَمْزَم کے کنویں پر،
- "صَفَا" پر درمیان میں جہاں دوڑتے ہیں اور "مَرْوَہْ" پر
- "مِنٰی" میں، جَمَرات کے پاس، "مسجدِ خَیْف" میں جہاں ستر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں۔ عرفات میں،
- "مُزْدَلِفَہ" میں "مسجد مَشْعَرُالْحَرَام" کے پاس۔
- ہر اس جگہ پر جہاں سے خانۂ کعبہ نظر آئے۔ (حیات القلوب)

چند زیارات

مکہ معظمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں، ان مقامات کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تو نہیں ہے، لیکن وہاں جاکر سیرت کے وہ واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے، اس لئے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت و طاقت بھی ہو تو ان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا اچھا ہے، اور ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبولیتِ دعا کی بھی امید ہے، لیکن ضروری ہرگز نہیں ہے، اگر کوئی بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل نہیں آتا، بلکہ زیادہ فکر حرم شریف کی حاضری کی ہونی چاہیئے، کیونکہ اصل زیارت گاہ وہی ہے۔

غارِ ثور : جہاں ہجرت کے وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن قیام پذیر ہوئے تھے۔

غارِ حِرا : جہاں قرآن کریم کی پہلی آیت اتری۔

مَسْجِدُ الجِن : جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو تبلیغ فرمائی تھی۔

مَسْجِدُ الرَّأیَة : جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن جھنڈا گاڑا تھا۔

مَسْجِد بِلَال : یہ جبلِ اَبُوقُبَیس اوپر ہے، وہاں ایک قول کے مطابق چاند کے ٹکڑے کرنے کا معجزہ ہوا تھا۔

مَوْلَدُ النَّبِی : محلہ مَولَدُ النَّبِی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔

جَنَّتُ المُعَلٰی : مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

حج کا طریقہ
اور
آداب و احکام

حج کا ثواب اور مغفرت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کی فضیلت معلوم کرنے والے صحابی سے) فرمایا : جب تم بیت اللہ (کی زیارت کی) نیت سے اپنے گھر سے چلو گے تو راستہ میں تمہاری اونٹنی کے ہر قدم پر تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی، اور ایک گناہ مٹایا جائے گا اور (طواف کے بعد مقامِ ابراہیم پر) تمہارا دو رکعتیں ادا کرنا (ثواب میں) بنی اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے اور صفا و مروہ (کے درمیان) سعی کرنے کا (ثواب) ستر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

اور عرفہ کے دن شام کو تمہارا میدانِ عرفات میں وقوف کرنا (ایسا مبارک ہے کہ) اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق)

آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں، اور ملائکہ کے سامنے تم پر فخر فرماتے ہیں، اور فرماتے ہیں اے میرے بندو! تم غبار آلود، پراگندہ بال، ہر گہری اور کشادہ وادی سے (نکل کر) میرے پاس آئے ہو اور میری جنت (ملنے کی) آرزو رکھتے ہو (لو سنو!) ــــ اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرّات کی طرح ہوں یا بارش کے قطروں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو بھی میں نے بخش دیئے، اب تم! بخشے ہوئے لوٹ جاؤ اور جن کی تم سفارش کرو (ان کو بھی بخش دیا)

جَمَرَاتْ کی رَمی میں ہر اس کنکری کے بدلہ جس سے تم رمی کرو گے ہلاک کرنے والے گناہوں میں سے ایک گناہ کبیرہ معاف ہوگا، اور تمہاری (حج کی) قربانی تمہارے رب کے پاس ذخیرہ ہے (جس کا ثواب آخرت میں ملے گا) اور سر منڈانے میں تمہارے ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی عطا ہوگی

اور ایک گناہ مٹایا جائے گا۔ (اس کے بعد آخر میں) تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا ایسی حالت میں ہوگا کہ تمہارا کوئی گناہ باقی نہ بچے گا اور ایک فرشتہ آئے گا اور تمہارے دونوں کاندھوں کے درمیان ہاتھ رکھے گا اور کہے گا آئندہ (نئے سرے) عمل کرو تمہارے پچھلے گناہ (سب) معاف کردیئے گئے۔

(رواہ البزّار باسناد لاباس بہ)

(ف) سبحان اللہ! حج کی کتنی عظیم الشّان فضیلت ہے، اگر آپ اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آنے والے طریقہ کے مطابق احتیاط سے حج کیجئے اور یہ ثوابِ عظیم حاصل فرمائیے!

گذارش

اس کتاب کو احتیاط سے رکھیں تاکہ آئندہ بھی اپنے یا کسی دوسرے کے کام آئے۔
برائے کرم ضائع نہ فرمائیں

حج کا پہلا دن۔ ۸؍ ذی الحجہ

حج کا اِحرام

۸؍ ذی الحجہ سے ۱۲؍ ذی الحجہ تک کے ایام حج کے دن کہلاتے ہیں یہی دن اس سارے سفر کا حاصل ہیں، اور انہی دنوں میں اسلام کا اہم رکن " حج " ادا ہوتا ہے، ۷؍ ذی الحجہ کو مغرب کے بعد ۸؍ ذی الحجہ کی رات شروع ہوجائے گی۔ رات ہی کو منیٰ جانے کی مکمل تیاری کریں اور یہ کام انجام دیں :

○ اگر آپ کا اِحرام پہلے سے بندھا ہوا ہے مثلاً حجِ قِران یا حجِ اِفْراد کا اِحرام بندھا ہوا ہے تو وہی کافی ہے۔ اور اگر حجِ تَمَتُّع کر رہے ہیں، جس میں آپنے عُمْرَہ

کرکے اِحْرام کھول دیا تھا یا آپ مکّہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں تو آپ صرف حج کا اِحرام باندھیں گے جس کا طریقہ یہ ہے کہ :

○ جب اِحرام کا ارادہ ہو تو پہلے وہ آداب اور سُنتیں بجا لائیں جو عمرہ کے اِحرام میں ہم لکھ آئے ہیں وہاں ان کی تفصیل دیکھیں مثلاً سر کے بال سنواریں ، مونچھیں کتریں ، بغل اور زیر ناف کے بال صاف کریں اور اِحرام کی نیت سے غسل کریں ۔ (غنیہ)

○ سِلے ہوئے کپڑے اتار کر احرام کی چادریں باندھیں ہوائی چپل یا ایسی جوتی یا چپل پہنیں جس میں پیروں کے پُشت کی اُبھری ہوئی ہڈی بالکل کھُلی رہے ، البتہ خواتین سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں اور جوتے

وغیرہ بھی پہنی رہیں۔ (غنیہ)

○ اب مرد حضرات حرم شریف میں آئیں اور مستحب یہ ہے کہ طواف کریں اور طواف کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد اِحْرَام کے لئے دو رکعت نفل پڑھیں، اور اگر طواف کرنے کی ہمت نہ ہو تو صرف اِحرام کی نیت سے سر ڈھک کر دو رکعت نفل ادا کریں، اگر پہلی رکعت میں "اَلْحَمْد شریف" کے بعد "سورۂ کافرون" اور دوسری رکعت میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد" پڑھیں تو بہتر ہے، اور اگر مکروہ وقت ہو تو بغیر دو رکعت پڑھے حج کی نیت کریں۔ (حیات)

حج کی نیّت اور تَلْبِیَہ

اگر حج فرض ہے تو اِحْرَام باندھنے کے وقت

حِج فرض کی نیت کریں ، نفل ہے تو حج نفل کی نیت کریں اور اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا ہے تو اس کا نام لیں کہ میں فلاں بن فلاں کی طرف سے یا اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کا احرام باندھتا ہوں ، نیت کے الفاظ یہ ہیں :

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے حج کی نیت کرتا ہوں آپ اس کو قبول کر لیجئے اور میرے لئے آسان کر دیجئے ۔ (آمین)

پھر فوراً ہی حج کے احرام کی نیت سے تین مرتبہ درمیانی آواز کے ساتھ لبّیک کہیں پھر ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا کریں :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ط

ترجمہ : اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

○ خواتین گھر ہی میں احرام باندھیں، ان کے احرام کا وہی طریقہ ہے جو شروع میں خواتین کے احرام میں گزرا، وہ اس کے مطابق عمل کریں اور حج کی نیت کرکے لبیک کہیں۔

○ اب ایک بار پھر احرام کی پابندیاں لازم ہوگئیں لہٰذا عمرہ کے بیان میں ان کو دوبارہ توجہ سے دیکھ کر تازہ کریں اور ذہن نشین کریں تاکہ حج میں کوئی غلطی نہ ہونے پائے اور حج ناقص نہ ہونے پائے، لیجئے! حج کا احرام بندھ گیا۔

مِنیٰ روانگی

○ اب آپ حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ مکرمہ سے

طلوعِ آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہوں اور راستہ میں اترتے چڑھتے، صبح اور شام نمازوں کے بعد اور حاجیوں سے ملاقات کے وقت کثرت سے تَلْبِیَہ پڑھیں، اور جب بھی تَلْبِیَہ پڑھیں تین بار پڑھیں، اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور آہستہ سے یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّۃَ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ؕ

اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنّت مانگتا ہوں، اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

○ دیگر اذکار سُبْحَانَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلہ، اَللہُ اَکْبَر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ، استغفار اور درود شریف پڑھتے چلیں تاہم تَلْبِیَہ زیادہ پڑھیں، کیونکہ حالتِ اِحرام میں یہ سب سے افضل ذکر ہے۔ (حیات) یہ پانچ دن ذکرِ الٰہی، دُعا اور

عبادت کرنے کے لئے ہیں اس لئے ان کے انجام دینے میں بطورِ خاص مصروف رہیں، گناہوں سے بے حد بچیں، غیبت بالکل نہ کریں، کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کریں، اللہ تعالیٰ کے لئے سب کچھ برداشت کرجائیں، فضول باتیں کرنے سے بھی خوب بچیں، بس ہمہ تن اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھیں توبہ واستغفار کریں تاکہ حج صحیح اور مقبول ہوجائے۔

ضروری مسئلہ

اگرکوئی حاجی ۸ر ذی الحجہ کو طلوع آفتاب سے پہلے (خواہ فجر کے بعد یا فجر سے بھی پہلے) منیٰ چلا جائے تو بھی جائز ہے مگر خلافِ اولیٰ ہے (ھندیہ) لہٰذا معلّم کے انتظام سے مجبور ہوکر طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ جانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

منیٰ میں پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ر ذی الحجہ

کی فجر کی نماز ادا کرنا مسنون ہے اور رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے، اگر رات کو مکہ مکرمہ رہیں یا مکہ مکرمہ سے سیدھے عرفات پہنچ گئے تو مکروہ ہے، ایسا کرنے سے بچنا چاہیئے۔ (عمدۃ بتصرف)

مُزدَلِفہ میں قیام

آج کل حاجیوں کی کثرت کی وجہ سے ان کے کچھ خیمے مُزدَلِفہ کی حدود میں بھی لگائے جاتے ہیں اور کافی حجاج بجائے منیٰ کے مزدلفہ میں قیام کرتے ہیں تو مجبوری میں اس کی گنجائش ہے گو یہ سُنت کے خلاف ہے لیکن اس میں کوئی جزا واجب نہیں اور اگر کوئی مذکورہ پانچ نمازیں منیٰ کی حدود میں ادا کرسکے تو اچھا ہے ورنہ مزدلفہ ہی میں یہ نمازیں ادا کرلیں۔ (فتوی)

حج کا دوسرا دن۔ ۹ ذی الحجہ
عرفات روانگی

فجر کی نماز منیٰ میں پڑھیں، تکبیر تشریق کہیں، اور لبّیک کہیں اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوکر عَرَفات جانے کی تیاری کریں اور پھر سکون و اطمینان سے عَرَفات کی طرف روانہ ہوں اور راستہ میں یہی اوپر والے اذکار، استغفار، درود شریف اور دعا کرتے رہیں مگر تلبیہ زیادہ کہیں۔

ضروری مسئلہ

○ اگر کوئی حاجی منیٰ میں صبح صادق ہونے سے پہلے یا نمازِ فجر سے پہلے یا سورج نکلنے سے پہلے عَرَفات جائے تو بھی جائز ہے لیکن ایسا کرنا بُرا ہے۔ (حیات) تاہم مُعَلِّم کی سواری کے انتظام سے مجبور ہو کر جلدی جانا پڑے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ (عمدہ بتصرف)

○ میدانِ عَرَفات میں زوال کے بعد پہنچنا افضل ہے، لیکن اگر پہلے پہنچ جائیں تو بھی کوئی گناہ نہیں، اور زوال سے پہلے تمام ضروریات، کھانے پینے سے فارغ ہو جائیں اور کچھ دیر آرام کریں، پھر زوال سے کچھ پہلے غسل کریں یا وضو کریں لیکن غسل کرنا افضل ہے۔ (حیات وعمدہ بتصرف)

○ "وُقُوفِ عَرَفَات"، کا وقت زوال کے بعد سے صبح صادق

تک ہے، اس لئے زوال ہوتے ہی وقوف شروع کردیں۔ یاد رکھیں! یہ بہت ہی خاص جگہ اور خاص وقت ہے، اس سے بہتر وقت زندگی میں نہیں ملے گا، اس کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیں، گرمی ہو یا سردی سب برداشت کرجائیں اور شام تک لبیک کہنے، توبہ و استغفار کرنے، چوتھا کلمہ پڑھنے الحاح وزاری اور گڑگڑا کر دعا کرنے میں گزاریں، اور تَلْبِیَہ ہر بار درمیانی آواز سے کہیں اور اذکار دعائیں بھی ہلکی آواز سے کریں، یہی افضل ہے۔ اور وُقُوف کھڑے ہوکر کرنا مستحب ہے، اور بیٹھ کر بھی جائز ہے۔ (عمدہ وحیات)

○ ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اذان واقامت کے ساتھ باجماعت ادا کریں، اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں اذان واقامت کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔ (معلم وعمدہ)

مسجدِ نَمُرہ جانے کا حکم

بعض حنفی حجاج مسجد نَمُرہ میں حاضری کا بہت اہتمام کرتے ہیں، تاکہ مسجد نمرہ کی فضیلت حاصل کریں اور امام کی اقتدا میں ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھیں، اس کے بارے میں عرض ہے کہ اول تو حنفی مذہب میں ظہر اور عصر کی نماز جمع کرنا واجب نہیں، سنت یا مستحب ہے، دوسرے اس جمع کرنے کی چند شرطیں ہیں جو عموماً نہیں ہوتیں، مثلاً ایک شرط یہ ہے کہ امام المسلمین یا اس کے نائب کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر ادا کی جائیں اور یہاں مسجدِ نَمُرہ میں امام المسلمین یا اس کا نائب تو ہوتا ہے لیکن عموماً یہ مقیم ہونے کے باوجود ان نمازوں میں قصر کرتا ہے اور مقیم امام کے قصر کرنے سے جمہور کے نزدیک یہ نمازیں صحیح نہیں ہوتیں، اس لئے

ـــہ لیکن اگر یہ مسافر ہو تو پھر یہ حکم نہیں۔

حنفی مقیم یا مسافر حاجی کی نماز اس کے پیچھے صحیح نہیں ہوتی اور اپنے خیموں میں بھی یہ نمازیں ملا کر ادا نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں امام المسلمین یا اس کا نائب میسر نہیں۔

اس لئے اپنے خیموں میں دونوں نمازیں اپنے وقت پر ادا کریں۔ (احکامِ حج بتصرف)

نیز اپنے خیمے چھوڑ کر مسجد نَمِرَہ جانے میں راستہ بھولنا، حاجی اور اس ساتھیوں کا پریشان ہونا اس کے علاوہ ہے اسلئے مسجد نمرہ میں جانے کا زیادہ اہتمام نہ کرنا چاہئے اور اس قیمتی وقت کو پوری یکسوئی سے حق تعالیٰ کی یاد میں گذارنا چاہئے۔

وقوفِ عَرَفات کا طریقہ

جب ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جائیں تو جو طبیعت چاہے ذکر و تلاوت اور دعا کریں یہاں کے لئے کوئی خاص

ذکر مقرر نہیں ہے کہ اس کے بغیر حج میں فرق آجائے۔ تاہم افضل یہ ہے کہ قبلہ رُخ کھڑے ہوں، وقوف کی نیت کریں اور دعا کے لئے ہاتھ پھیلائیں، اور خشوع وخضوع کے ساتھ لَبَّیْکَ کہیں، پھر خوب گڑگڑا کر توبہ واستغفار کریں اور اپنے سارے گناہوں کی دل سے معافی مانگیں اور گیارہ مرتبہ دل سے یہ استغفار کریں:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

○ پھر تین مرتبہ لَبَّیْکَ کہیں اور نماز والا درود شریف سو مرتبہ پڑھیں اور اس کے آخر میں کبھی کبھی وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ ملایا کریں۔

○ پھر سو مرتبہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھیں

○ پھر سو مرتبہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد کی سورت پڑھیں اور درمیان میں لَبَّیْكَ اور کچھ کچھ وقفہ سے جو دل میں آئے دُعا کرتے رہیں یا مناجاتِ مقبول کا اردو ترجمہ سمجھ سمجھ کر مانگتے رہیں ، یا ناچیز کا مرتب کردہ کتابچہ "دعائے عرفات" لے لیں، اس میں جو دُعائیں لکھی ہوئی ہیں وہ مانگیں۔ اور یہ سارا وقت پوری توجہ اور دھیان سے یادِ الٰہی میں اور اپنے اور متعلقین کے لئے دعائیں مانگنے میں گزاریں، ناچیز کو بھی یاد فرمالیں تو احسان ہوگا۔

○ یہ دعا بھی مانگیں اور آئندہ بھی ہر جگہ مانگ لیا کریں۔

اے اللہ یہاں پر آج تک جتنی دعائیں آپ کے انبیاء کرام علیہم السلام نے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دوسرے مقبول بندوں نے مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب دعائیں میری طرف سے قبول فرما، آمین

اور اے اللہ! ہمیں اپنی رضا اور جنت عطا فرما،
اور اپنی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ عطا فرما، آمین
اسی طرح غروب آفتاب تک خشوع وخضوع کے ساتھ ذکر و
دعا میں لگے رہیں۔ اور غروب آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے
سے باہر نہ نکلیں اگر نکل گئے اور واپس نہ آئے تو دم واجب
ہو جائے گا۔ (غنیہ)

مُزْدَلِفَہ روانگی

جب عَرَفَات کے میدان میں آفتاب غروب ہو جائے
تو یہاں نہ مغرب کی نماز پڑھیں اور نہ عشاء پڑھیں اور نہ راستہ
میں یہ نمازیں پڑھیں، بلکہ مُزْدَلِفَہ پہنچکر ان نمازوں کو ادا
کریں، راستہ میں ذکراللہ، درود شریف اور کثرت سے
لَبَّیْك پڑھتے رہیں اور مُزْدَلِفَہ میں پہنچ کر یہ کام کریں

مغرب اورعشا کی نماز ملانا

○ مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ملاکر عشار کے وقت میں ادا کریں، دونوں نمازوں کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت کہیں، جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب عشار کا وقت ہوجائے تو اذان دیں پھر اقامت کہیں پھر ادا کی نیت سے باجماعت مغرب کے تین فرض پڑھیں، سلام پھیر کر تکبیرِ تشریق اور لَبَّیْك کہیں اس کے بعد بغیر اقامت کہے فوراً عشار کے فرض باجماعت پڑھیں اور سلام پھیر کر تکبیر تشریق اور لَبَّیْك کہیں، مسافر ہوں تو عشار کے دو فرض اور مقیم ہوں تو چار فرض ادا کریں، اس کے بعد مغرب کی دو سنّت پھر عشار کی دو سنّت اور تین وتر ادا کریں، نفل پڑھنے کا اختیار ہے، مگر ان دو فرضوں کے درمیان سنت اور نفل نہ پڑھیں، اور یہ دو فرض

ملاکر پڑھنے واجب ہیں، خواہ باجماعت پڑھیں یا علیحدہ، کیونکہ ان کو باجماعت پڑھنا شرط نہیں ہے ہاں باجماعت ادا کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔ (غنیہ)

اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو مُزدَلِفَہ پہنچ کر اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے (حیات)

مسئلہ : اگر کوئی حاجی صاحب عشاء کے وقت سے پہلے مُزدَلِفَہ پہنچ گئے تو ابھی مغرب کی نماز نہ پڑھیں، عشاء کے وقت کا انتظار کریں اور عشاء کے وقت میں دونوں نمازوں کو جمع کریں۔ (عمدہ)

مسئلہ : اگر عَرَفَات سے مُزدَلِفَہ آتے ہوئے راستہ میں خطرہ ہو کہ مُزدَلِفَہ میں پہنچنے تک فجر ہو جائے گی تو پھر راستہ میں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھیں۔ (حیات)

شب میں ذکر و عبادت

نمازوں سے فارغ ہوکر حق تعالیٰ کا خوب ذکر کریں ، تلاوت کریں ، درود شریف پڑھیں توبہ و استغفار کریں تلبیہ کہیں اور خوب گڑگڑا کر کثرت سے دعا کریں ، یہ رات بڑی مبارک رات ہے بعض کے نزدیک شبِ قدر سے بھی افضل ہے ، اور کچھ دیر آرام بھی کریں کہ حدیث سے ثابت ہے ۔ (غنیہ)

کنکریاں چُننا

مُزْدَلِفَہ سے رات ہی کو فی آدمی ستّر کنکریاں چھوٹے یا بڑے چنے کے برابر چُن لیں تا کہ مِنٰی میں مارنے کے کام آئیں اور یہ ستّر کنکریاں یہاں سے چننا بلا کراہت جائز ہے ۔ (غنیہ)

اور ان کنکریوں کو دھو کر مارنا مستحب ہے، اور صرف سات کنکریاں جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ کی رمی کے لئے یہاں سے اٹھانا مستحب ہے۔ (احکام حج)

مسئلہ : بڑے پتھر کو توڑ کر چھوٹی کنکریاں بنانا مکروہ ہے۔(معلم) لہٰذا ایسا کرنے سے پرہیز کریں۔

وُقُوفِ مُزْدَلِفَہ

○ جب صبح صادق ہو جائے تو اندھیرے ہی میں اذان دیں، فجر کی سُنتیں پڑھیں اور پھر فجر کے فرض باجماعت ادا کریں۔

صبح صادق ہوتے ہی وُقُوفِ مُزْدَلِفَہ شروع ہو جائے گا، اور یہ واجب ہے جس کا وقت طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک ہے، اگر کوئی شخص فجر کے بعد ایک لمحہ بھی جان کر یا

بھول کر یہاں ٹھہر جائے تو اس کا یہ وُقُوف ادا ہوجائے گا البتہ صبح کی روشنی خوب پھیلنے تک وُقُوف کرنا سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ (عمدہ)

اگر وقت مذکور میں کسی شخص نے بلا عذر کے ذرا دیر بھی یہ وقوف نہ کیا، اور رات ہی کو صبح صادق سے پہلے مُزدلفہ سے چلا گیا تو اس پر دم واجب ہوگا، البتہ عورتیں، بچے، بوڑھے کمزور اور بیمار لوگ اگر رات ہی مُزدلِفہ سے مِنیٰ چلے جائیں تو کچھ حرج نہیں، جائز ہے، ان پر کوئی دَم واجب نہیں۔ (حیات) البتہ مرد حضرات اگر بیماری اور بہت بڑھاپے کے عذر کے بغیر یہ وُقُوف ترک کریں گے تو ان پر دَم واجب ہوگا۔ (غنیہ)

طریقۂ وُقوف

وُقوفِ مُزْدَلِفہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ نمازِ فجر ادا کر کے قبلہ رُخ ہو جائیں اور سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَر ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور چوتھا کلمہ پڑھیں اور درود شریف پڑھیں اور کثرت سے تلبیہ کہیں اور دُعا کے لئے دونوں ہاتھ پھیلائیں، ہتھیلیوں کا رُخ آسمان کی طرف کریں پھر دنیا و آخرت کی بھلائیاں اپنے اور اپنے اہل و عیال والدین، مشائخ، اقارب اور تمام مسلمانوں کے لئے مانگیں۔ یاد رکھیں یہ وقت دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔ (حیات) لہٰذا برابر ذکر و دعا اور تَلْبِیَہ میں مشغول رہیں یہاں تک کہ فجر کی روشنی خوب پھیل جائے اور جب سورج نکلنے کے قریب ہو جائے اس وقت مُزْدَلِفہ سے مِنٰی روانہ ہو جائیں، اس کے بعد تاخیر کرنا

خلافِ سنت ہے، لیکن اس سے کچھ لازم نہیں ہوتا۔ (حیات)

منیٰ واپسی

مُزدَلِفہ میں جب سورج نکلنے میں ذرا سی دیر رہ جائے تو منیٰ چلیں اور راستہ بھر یہی اذکار جن کا ابھی اوپر ذکر آیا ہے کرتے رہیں، بکثرت تَلْبِیَہ پڑھتے رہیں اور دل وجان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں اور جب وادی مُحَسِّر سے گزریں تو عذابِ الٰہی سے پناہ مانگتے ہوئے تیزی سے گزریں۔ (حیات) اور منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر پہنچ جائیں۔

اب منیٰ میں کم ازکم تین دن آپ کا قیام ہوگا، صرف طوافِ زیارت کے لئے ایک روز مکہ مکرمہ جانا ہوگا جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

حج کا تیسرا دن ۔ ۱۰ ذی الحجہّ

آج کا دن بڑا مصروف دن ہے اس دن ہر حاجی کو بہت سے کام انجام دینے ہیں ، انہیں ترتیب سے یہاں لکھا جاتا ہے ، اطمینان سے ہدایات کے مطابق انہیں انجام دیں ۔

جَمْرَۂ عَقَبَہ کی رَمی

جب آپ مِنیٰ پہنچ جائیں تو سب سے پہلے جَمْرَۃُ العَقَبَہ کو سات کنکریاں ماریں ! اور کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ جَمْرَۃُ العَقَبَہ سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑے ہوں ، اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں ، پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے ایک کنکری پکڑیں

اور بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَر کہہ کر جَمْرَہ کے ستون کی جڑ پر پھینک دیں، کچھ اوپر بھی لگ جائے تو کچھ حرج نہیں، تاہم اس کے احاطے میں کنکری گرنا ضروری ہے، اسی طرح ہر کنکری کے ساتھ بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَر کہتے رہیں اور الگ الگ سات کنکریاں ماریں. اگر دعاءِ ذیل زبانی یاد ہو تو مانگ لیں تاہم ضروری نہیں ہے۔

رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا

ترجمہ

یہ کنکریاں شیطان کو ذلیل اور خدائے پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں۔ اے اللہ میرے حج کو قبول فرما اور میری کوشش کو مقبول بنا اور گناہوں کو معاف فرما۔ آمین
(حیات)

مسئلہ : رمی میں کنکری جمرہ کی جڑمیں یا اس کے نزدیک احاطہ میں گرنا ضروری ہے اگر کسی نے اسی ستون پر اتنی زور سے کنکری ماری کہ وہ ستون کو لگ کر احاطہ سے دور جا پڑی تو یہ رمی جائز نہ ہوگی دوبارہ کرنا ہوگی۔ (عمدہ)

جُمْرَةُ العَقَبَہ کو کنکر مارتے ہی لَبَّیْك کہنا بند کر دیں، اور آج کی تاریخ میں کنکری مارنے کے بعد دُعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے، رمی کے بعد اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئیں اور یاد رکھیں آنے والے بقیہ دنوں میں کنکریاں مارنے کا بھی یہی طریقہ ہے جو لکھا گیا ہے۔ (حیات)

مسئلہ : رمی پل کے اوپر سے کرنا جائز ہے۔ (ماخذہ عمدہ)

رَمی کے اوقات

اوقات سمجھ لیں !

○ آج کی رمی کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے

زوالِ آفتاب تک ہے۔

○ زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک رمی کا وقت بلا کراہت جائز ہے۔

○ غروب آفتاب سے صبح صادق تک مکروہ ہے، مگر خواتین کے لئے مکروہ نہیں۔ (عمدہ بتصرف)

○ اور نیز ۱۰ تاریخ میں صبح صادق سے طلوع آفتاب کا وقت بھی رمی کرنے کے لئے کراہت کے ساتھ جائز ہے مگر عورتوں اور کمزوروں کے لئے مکروہ نہیں۔ (عمدہ بتصرف)

چونکہ آجکل بھیڑ بہت زیادہ ہوتی ہے اور ہر سال رمی کے دوران متعدد اموات ہو جاتی ہیں، اس لئے بھیڑ کے اندر رمی کرنے میں جان جانے یا سخت تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے، اور جان بچانا فرض ہے اور اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا درست نہیں ہے لہٰذا شام کے وقت غروبِ آفتاب سے تقریباً ایک

گھنٹہ پہلے کنکری مارنے جائیں عموماً اس وقت بھیڑ نہیں ہوتی، اگراس وقت ہجوم زیادہ نہ ہو ، اسی وقت کنکری ماریں اور اگر اس وقت بھی بھیڑ زیادہ ہو تو ابھی رمی نہ کریں ، دور ہٹ کر کچھ انتظار کریں یا مغرب کی نماز پڑھ کر کنکری ماریں ، اور رات میں رمی کرنا اس وقت مکروہ ہے جب بلا عذر ہو اور عذر کی صورت میں کوئی کراہت نہیں ۔ (حیات)

بہرحال کنکری مارنے کی یہ چار اوقات ہیں ، ان میں سے جس وقت بھی سہولت ہو اس وقت کنکریاں مارنی چاہئیں اول وقت ہی میں کنکری مارنے کی فکر کرنا خواہ جان چلی جائے ، مناسب نہیں ، حق تعالےٰ کی رخصت اور سہولت پر خوشدلی سے عمل کرنا چاہئے ۔

رَمی خود کریں

مرد ، عورت ، بیمار و ضعیف سب خود جاکر اپنے

ہاتھ سے رمی کریں کسی دوسرے کو نائب بناکر رمی کرنا بلا عذرِ شرعی جائز نہیں، آج کل اس مسئلہ میں بہت ہی غفلت پائی جاتی ہے، معمولی معمولی عذر میں حجاج دوسروں کے ذریعہ اپنی رمی کروالیتے ہیں خصوصاً خواتین کی کنکریاں اکثر ان کے محرم مرد ان کی طرف سے بلا عذرِ شرعی مار آتے ہیں، یہ بالکل جائز نہیں ایسا کرنے سے ان پر دم واجب ہوجاتا ہے، اس لئے خواتین و حضرات یہ سنگین غلطی نہ کریں، اور بلا عذرِ شرعی اپنا واجب ترک کرکے گناہگار نہ ہوں اور اپنے حج کو ناقص نہ کریں۔

ہاں عذرِ شرعی میں کسی دوسرے کو حکم دے کر اور اپنا نائب بناکر رمی کرانا جائز ہے اور شرعی عذر یہ ہے:

(۱) وہ مرد یا عورت جس کی طرف سے دوسرے شخص کو کنکری مارنا درست ہوتا ہے یہ ہے کہ وہ اتنا بیمار یا کمزور ہوچکا ہو کہ اب وہ کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھ سکتا بلکہ بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے۔

(۲) یا جمرات تک سوار ہو کر جانے میں بھی سخت تکلیف یا
مرض بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہے۔
(۳) یا پیدل چلنے کی قدرت نہیں اور جمرات تک جانے کے
لئے سواری بھی نہیں ملتی تو ــــــ ایسا شخص شرعًا معذور ہے
وہ دوسرے کو نائب بنا کر اس سے اپنی رمی کرا سکتا ہے۔
(احکامِ حج)

دوبارہ تاکید

خواتین وحضرات کو پھر تاکید کی جاتی ہے کہ وہ مسئلہ بالا
کو اچھی طرح یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں، دیگر حجاج
کی باتوں میں ہرگز نہ آئیں، اور شرعی عذر کے بغیر کوئی کسی کی
طرف سے کنکری نہ مارے۔

ضروری مسئلہ

مذکورہ مسئلہ میں ایک ضروری بات یہ بھی یاد رکھیں کہ جو مرد یا عورت خود جا کر کنکری مارنے سے شرعًا معذور ہو اس کا کسی دوسرے سے اپنی رمی کرانے کے معتبر ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خود کسی دوسرے کو اپنی کنکری مارنے کا حکم دے، یعنی دوسرے سے یوں کہے کہ آپ جا کر میری بھی کنکری ماریں! اگر اس نے کسی کو حکم نہ دیا اور کسی ہمراہی نے یا شوہر یا محرم نے اس کے حکم کے بغیر خود اس کی طرف سے کنکریاں ماریں تو وہ معتبر نہ ہونگی اگر وقت باقی ہو تو کہہ کر اپنی رمی دوبارہ کرائیں ورنہ دم واجب ہوگا۔ (عمدہ بتصرف کثیر)

قربانی

جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی ہے،

لیکن پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ نے کونسا حج کیا ہے اگر آپ نے حجِ تمتّع یا حجِ قِران کیا ہے تو حج کی قربانی کرنا واجب ہے اور اگر حجِ اِفراد کیا ہے تو حج کی قربانی واجب نہیں، مستحب ہے۔

○ قربانی آج ۱۰ر تاریخ میں کرنا ضروری نہیں ہے اس کے لیے تین دن مقرر ہیں ۱۰ر ۱۱ر ۱۲ر ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک، رات میں اور دن میں جب چاہیں قربانی کر سکتے ہیں۔

○ عموماً ۱۱ر تاریخ کو صبح کے وقت قربانی کرنا بہت آسان ہوتا ہے لہٰذا اس آسانی پر عمل کرنا چاہئے بلا ضرورت اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا مناسب نہیں۔

اور جن خواتین و حضرات پر حج کی قربانی واجب ہے وہ سر کے بال اور ناخن وغیرہ قربانی کے بعد ہی کتر سکتی ہیں، خدا نخواستہ اگر انہوں نے قربانی سے پہلے سر کے بال منڈوالئے تو ان پر دم واجب ہو جائے گا، اس لئے وہ بہت احتیاط

سے کام لیں — ہاں اگر حجِ اِفراد کرنے والا حاجی قربانی سے پہلے سر کے بال منڈالے یا ناخن کترلے تو اس پر دم واجب نہ ہوگا، کیونکہ اس پر حج کی قربانی واجب نہیں محض مستحب ہے۔

○ جو مُحتاج قربانی کرنا جانتے ہوں انہیں خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے، ورنہ کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذریعہ قربانی کرائیں، بنک یا کسی اور ادارہ کے ذریعہ قربانی کرانے سے اجتناب کریں۔

توجہ دیں

حج کی قربانی کے جانور میں وہ تمام شرائط ضروری ہیں جو بقرعید کی قربانی کے جانور میں ہیں اس لئے حج کی قربانی کا جانور خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر صحیح سالم، بے عیب اور پوری عمر کا خریدنا چاہیئے تاکہ قربانی صحیح ادا ہو۔ (ملخص از معلم)

مالی قربانی کا حکم

جو خواتین و حضرات مسافر ہوں ان پر بقرعید کی مال والی قربانی واجب نہیں، اور جو مقیم ہوں اور قربانی واجب ہونے کی دیگر شرائط ان میں موجود ہوں، تو ان پر بقرعید کی مال والی قربانی بھی واجب ہے، پھر انہیں اختیار ہے خواہ یہ قربانی منیٰ میں کریں یا اپنے وطن میں کرائیں لیکن بہر حال مال والی قربانی، حج والی قربانی سے الگ واجب ہوتی ہے۔
(معلم بتصرف کثیر)

حج کی قربانی مکہ میں

حج کی قربانی منیٰ میں کرنا سُنت ہے (حیات) لیکن اگر قربانی کی جگہ بہت زیادہ دور ہونے، یا ازخود قربانی نہ کرسکنے اور دوسروں پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں حج کی قربانی کرلی جائے تو اسکی گنجائش ہے

حلق وقصر

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد مرد حضرات اپنا سر منڈوالیں، اور خواتین انگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ بال پوری چوٹی سے

کاٹ دیں اور وہ اس بات کا یقین حاصل کرلیں کہ کم از کم ان کے سر کے چوتھائی بال ضرور کٹ گئے ہیں۔

○ واضح رہے کہ سر منڈانے سے پہلے خط بنوانا یا ناخن کرنا یا جسم کے کسی اور حصہ کے بال کاٹنا جائز نہیں اگر غلطی سے ایسا کر لیا تو جزا واجب ہوگی (معلم) تفصیل بتا کر مسئلہ معلوم کرلیا جائے۔

○ سر کے بال منڈانا آج ہی ضروری نہیں ہے۔ ۱۲ر ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک یہ کام ہو سکتا ہے لیکن جب تک حَلْق یا قَصر نہیں ہوگا، آپ اِحرام ہی میں رہیں گے، خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے اور جب حلق یا قصر ہو جائے گا تو اِحرام کی بیشتر پابندیاں ختم ہو جائیں گی، سلا ہوا کپڑا پہننا، خوشبو لگانا، ناخن اور بال کاٹنا سب حلال ہو جائے گا، البتہ بیوی سے صحبت کرنا، بوس و کنار کرنا طوافِ زیارت کرنے تک حلال نہ ہوگا۔

○ حج کا حلق یا قصر منیٰ میں کرنا سنت ہے اور حَرَم میں ہر جگہ جائز ہے، البتہ اگر حدودِ حرم سے باہر جاکر حلق یا قصر کیا تو دم لازم ہوگا۔ (عمدہ)

اہم ہدایت

جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ کو کنکریاں مارنا پھر قربانی پھر سر کے بال کترنا یہ تینوں عمل واجب ہیں۔ اور جس ترتیب سے ان کو لکھا گیا ہے، اسی ترتیب سے ان کو ادا کرنا واجب ہے، اگر اُن میں سے کوئی عمل چھوٹ جائے، یا ان کی مذکورہ ترتیب بدل جائے تو عام طور پر ایک دم واجب ہوگا ـــــ اور بعض صورت میں ایک سے زیادہ دم بھی واجب ہوں گے، اس لئے حجاج ان سب کو ترتیب سے ادا کرنے کی فکر کریں۔ اگر غلطی ہوجائے تو معتبر علماء اور اہلِ فتویٰ سے رجوع کریں۔

طوافِ زیارت

○ آج کی تاریخ یعنی ۱۰ر ذی الحجہ کا سب سے اہم کام طوافِ زیارت ہے، رمی، قربانی اور سر کے بال کترنے کے بعد طوافِ زیارت کرنا سُنّت ہے، اگر طوافِ زیارت ان امور سے پہلے کیا جائے تب بھی فرض ادا ہوجائے گا مگر ایسا کرنا خلافِ سنت ہے۔

طوافِ زیارت کا وقت

طوافِ زیارت کا وقت ۱۰ر ذی الحجہ سے ۱۲ر ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے، ان تین دنوں میں، رات کو یا دن میں جب چاہیں مکہ معظمہ جاکر طوافِ زیارت کریں، عموماً پہلے روز سخت ہجوم ہوتا ہے، دوسرے یا تیسرے روز

زیادہ بھیڑ نہیں ہوتی اس لئے دوسرے یا تیسرے دن یہ طواف کرنا چاہئے اور اس کے ادا کرنے کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے بیان میں طواف کے طریقہ میں لکھا گیا ہے، وہاں دیکھ لیں ضروری فرق ذیل میں ہے۔

○ طوافِ زیارت کے لئے خواہ احرام باندھے ہوئے آئیں اور خواہ قربانی اور حلق سے فارغ ہوکر کپڑے پہن کر کریں، دونوں طرح اختیار ہے۔ اگر احرام باندھے ہوئے طوافِ زیارت کرنا ہے اور حج کی سعی بھی کرنی ہے تو رَمَلْ (اکڑ کر طواف کے پہلے تین چکروں میں چلنا) بھی کریں اور اِضْطِبَاعْ بھی کریں

○ طوافِ زیارت کے بعد سعی کریں، یعنی صَفَا و مَرْوَہْ کے درمیان سات چکر لگائیں، اس کا طریقہ بھی عمرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے، وہاں دیکھ لیں اور اگر حج کی سعی پہلے کر لی ہے تو اب سعی کرنے کی ضرورت نہیں، صرف طواف کرنا کافی ہے۔

رات کو منیٰ واپس آجائیں، دن میں مکہ معظمہ ٹھہر جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں، اپنی قیام گاہ پر آجائیں، کوئی چیز رکھنی ہو یا لینی ہو لے لیں۔

○ طوافِ زیارت کرنے کے بعد ممنوعاتِ احرام سب حلال ہوجاتے ہیں اور بیوی سے ہمبستر ہونا اور بوس و کنار کرنا سب حلال ہوجاتا ہے۔

○ اگر کسی عورت کو ماہواری آرہی ہو تو اس کو اس حالت میں طوافِ زیارت کرنا حرام ہے اور سخت گناہ ہے، اس لئے وہ اس حالت میں بالکل طوافِ زیارت نہ کرے، بلکہ جب وہ پاک ہوجائے اور غسل کرلے، اس وقت طوافِ زیارت اور سعی کرے، اگر اس مجبوری سے ۱۲ ذی الحجہ کے ایام بھی نکل جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں، معذور ہے، اور بعد میں طوافِ زیارت کرنے سے یہ طواف ادا ہوجائے گا، اور حج میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔

طوافِ زیارت کی اہمیت

یاد رہے کہ طوافِ زیارت حج کا رکن اور فرض ہے یہ کسی حال میں بھی نہ فوت ہوتا ہے اور نہ اس کا بدل دے کر ادا ہو سکتا ہے، بلکہ آخر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہے گی اور جب تک اس کو ادا نہ کرے گا بیوی سے صحبت اور بوس وکنار کرنا حرام رہے گا۔ (عمدہ) اس لئے خواتین وحضرات اس کی ادائیگی کا خاص اہتمام فرمائیں اور بغیر طوافِ زیارت کئے ہرگز وطن واپس نہ لوٹیں خواہ چھٹیاں ختم ہو جائیں یا سیٹ نکل جائے، لیکن یہ طواف ضرور ادا کر کے آئیں۔

حج کا چوتھا دن ۔ ۱۱ رذی الحجہ

گیارہ تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمرات پر سات سات

کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت یہ پڑھیں :

بِسْمِ اللّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ٥

ترجمہ

یہ کنکریاں شیطان کو ذلیل اور خدائے رحمٰن کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں۔ اے اللہ میرے حج کو قبول فرما اور میری کوشش مقبول بنا اور گناہوں کو معاف فرما۔ (حیات)

○ آج کی یہ کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جمرۂ اولیٰ پر سات کنکریاں اوپر والے کلمات پڑھ کر ماریں، اس کے بعد ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رُخ ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر چند بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں، پھر درود شریف

پڑھیں اور پھر اپنے لئے، عزیزو اقارب اور سب مسلمانوں کے لئے خوب دعا کریں

اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں بالکل اسی طرح ماریں جیسے جمرۂ اولیٰ پر ماری تھیں اور اسی طرح قبلہ رُخ ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور ذکر و تسبیح کے بعد خوب دُعا کریں۔

اس کے بعد جمرۂ عقبہ پر طریقہ بالا کے مطابق سات کنکریاں ماریں، لیکن اس کی رمی کے بعد ٹھہر کر دُعا وغیرہ کچھ نہ کریں، اپنی قیام گاہ پر واپس آجائیں، آج صرف یہی کام تھا جو پورا ہو گیا اب باقی اوقات تلاوت، ذکر اللہ اور دعا میں مشغول رکھیں، غفلتوں، گناہوں، فضول کاموں اور باتوں میں ضائع نہ کریں، لڑائی جھگڑوں اور غیبت وغیرہ سے خاص طور پر بچیں۔

رمی کے اوقات

○ آج کی رمی کا مستحب وقت زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک ہے۔

○ غروبِ آفتاب کے بعد سے بارہویں تاریخ کی صبح ہونے تک مکروہ وقت ہے۔ (حیات)

اول وقت میں کنکری مارنے والوں کا بہت زیادہ ہجوم ہوتا ہے، اور بعض اوقات جان کا بھی خطرہ ہوجاتا ہے، اس لئے غروب سے پہلے ہجوم چھٹنے کا انتظار کریں، اور یہ بھی درست ہے کہ مستحب وقت کے آخری وقت میں کنکری مارنے جائیں، مثلاً غروبِ آفتاب سے ایک گھنٹہ پہلے کنکری مارنے جائیں اور زیادہ بھیڑ نہ ہو تو غروب آفتاب سے پہلے کنکری ماریں، اگر اس وقت بھی بھیڑ زیادہ ہو تو مغرب کے بعد یا عشا کے بعد کنکری ماریں عذر کی

بنا پر رات کو کنکری مارنے میں کوئی کراہت نہ ہوگی اور واجب ادا ہو جائے گا۔ اور جان کا قوی خطرہ یا ناقابلِ برداشت تکلیف کا قوی اندیشہ بھی معتبر عذر ہے۔

زوال سے پہلے رمی کرنا

واضح رہے کہ زوال سے پہلے رمی جائز نہیں ہے، کیونکہ زوال سے پہلے رمی کا وقت شروع نہیں ہوتا، اگر کسی نے غلطی سے اس وقت رمی کرلی تو وہ معتبر نہ ہوگی، اور وقت شروع ہونے پر دوبارہ رمی کرنی ہوگی، ورنہ دم واجب ہوگا، اور قضا کے وقت رمی کی قضا بھی واجب ہوگی اور وقتِ قضا ۱۳ر ذی الحجۃ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے (معلّم)، لیکن قضا کرنے سے دم ساقط نہ ہوگا۔ وہ بہرحال ادا کرنا ہوگا۔ (غنیہ)

حج کا پانچواں دن - ۱۲ ذی الحجہ

آج کا خاص کام صرف تین جمرات پر سات سات کنکریاں بالکل اسی طرح اور انہی اوقات میں ماری جاتی ہیں، جس طرح ۱۱ ذی الحجہ کو آپ نے ماری ہیں، صرف تاریخ کا فرق ہے اور کچھ فرق نہیں۔

آج کی رمی کرنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ منیٰ میں مزید قیام کریں یا مکہ مکرمہ آجائیں، اگر مکہ مکرمہ آنے کا ارادہ ہے تو غروبِ آفتاب سے پہلے حدودِ منیٰ سے نکل جائیں، اگر بارہویں تاریخ کا آفتاب منیٰ میں غروب ہوگیا تو اب منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے، ایسی صورت میں آپ کو چاہیئے کہ آج کی رات منیٰ میں قیام کریں اور تیرہ تاریخ کی رمی کر کے مکہ معظمہ جائیں۔

واضح رہے کہ بارہ تاریخ کو غروبِ آفتاب کے بعد اور

تیرہ تاریخ کی صبح صادق ہونے سے پہلے منیٰ سے مکہ مکرمہ جانا کراہت کے ساتھ جائز ہے، لیکن اگر کوئی چلا گیا تو دم وغیرہ واجب نہ ہوگا۔ البتہ اگر منیٰ میں تیرھویں تاریخ کی صبح ہوگئی تو اب اس دن کی رمی بھی واجب ہوگئی، اب بغیر رمی کئے مکہ مکرمہ جانا جائز نہیں ہے، اگر کوئی حاجی بغیر رمی کئے مکہ مکرمہ چلا گیا تو اس پر دم واجب ہوگا۔

○ ۱۳ ذی الحجہ کی رمی کا بالکل وہی طریقہ ہے جو گیارہ تاریخ کا اوپر لکھا گیا ہے، اس کے اوقات بھی وہی ہیں، البتہ اس تاریخ کی صبح صادق سے لے کر زوال سے پہلے کرنا بھی کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ (معلم)

حج پورا ہوا

الحمد للہ آپ کا حج پورا ہوگیا، منیٰ سے واپسی کے بعد جتنے

دن مکہ معظمہ میں قیام ہو اس کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور جتنا ہو سکے طواف، عمرے، نماز، روزے، صدقہ وخیرات اور ذکر وتلاوت اور دیگر نیک کام کر لینے چاہئیں، پھر معلوم نہیں یہ وقت ملے یا نہ ملے، موت کا وقت ہم کو معلوم نہیں۔ ؎

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ؎ کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

○ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے، لہٰذا جو نیکی ہو جائے غنیمت ہے، ایک قرآن کریم ختم کریں تو ایک لاکھ قرآنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے۔

○ ایک ریال خیرات کریں تو ایک لاکھ ریال خیرات کرنے کا ثواب ملے۔

○ ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ کا ثواب ملے، اس میں سے ستر ہزار کلمہ کسی کو بخشدیں تو امید ہے کہ اس کو دوزخ سے نجات مل جائے۔

○ اَسْتَغْفِرُاللّٰہ ،درود شریف ، سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ . لَآاِلٰہَ اللّٰہ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم ایک بار پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ کا ثواب ملے ۔

○ دو رکعت نفل پڑھیں تو دو لاکھ رکعت کا ثواب ملے ، اس لئے اشراق ، چاشت ، سُنن زوال ، اوابین ، قیام اللیل تہجد ، تحیۃ الوضو ، تحیۃ المسجد اور عام نوافل کا اہتمام کریں اور ایک لاکھ کا ثواب حاصل کریں ۔

○ ایک مرتبہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے ایک لاکھ صلوٰۃ التسبیح کا کا ثواب ملے ۔

○ ایک روزہ رکھنے سے ایک لاکھ روزوں کا ثواب حاصل کریں

○ ایک محتاج کو کھانا کھلائیں تو جیسے ایک لاکھ محتاجوں کو کھانا کھلایا ۔

ایک مرتبہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد پڑھنے سے ایک لاکھ کا ثواب ملے۔

ایک مرتبہ عمرہ یا طواف کرنے سے ایک لاکھ عمرہ یا طواف کا ثواب ملے۔

لہٰذا خوب نیک کام کریں اور انتہائی اہتمام سے گناہوں سے بچیں اور آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور آپ کی سُنتوں پر عمل کرنے میں گذارنے کا عہد کریں اور خوب گڑگڑا کر دعا کریں، وہی توفیق دینے والے ہیں۔ نیز اپنے والدین، شوہر، پیر و مرشد اور عزیز و اقارب کی طرف سے بھی نیک کام، طواف اور عمرے حسبِ استطاعت کریں، پھر معلوم نہیں یہ موقعہ نصیب ہو یا نہ۔

حج سے واپسی اور طوافِ وَدَاع

حج کے بعد جب مکہ مکرمہ سے وطن واپس ہونے کا ارادہ ہو تو پھر طوافِ وَدَاع واجب ہے، اس طواف کا طریقہ بالکل وہی ہے جو نفل طواف کرنے کا ہوتا ہے، اس کے مطابق طواف کریں، یہ حج کا آخری واجب ہے اور حج کی تین قسموں میں سے ہر قسم کا حج کرنے والوں پر واجب ہے، البتہ جو خواتین و حضرات مکہ مکرمہ اور حدودِ میقات کے اندر رہنے والے ہوں ان پر یہ طواف واجب نہیں ہے۔

طواف سے فارغ ہو کر مُلْتَزَم پر خوب دُعائیں کریں، آبِ زمزم پئیں اور حسرت و افسوس کرتے ہوئے اُلٹے پاؤں واپس ہوں۔ (معلم بتصرف) حَرَم سے باہر آکر خوب دُعائیں کریں اور یہ دعا بھی کریں:

"یا الہ العالمین! اس مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اور آپ کے نیک بندوں نے جو جو دعائیں مانگی ہیں اور وہ قبول کرلی گئی ہیں، مجھ کو ان دعاؤں میں شامل فرمالیجئے، میری اولاد، والدین اور تمام مسلمانوں کے حق میں قبول کرلیجئے، اور جن جن لوگوں نے مجھے دعاؤں کے لئے کہا تھا ان سب کی نیک مرادیں بھی پوری فرمادیجئے، اور حج وعمرہ کی سعادت صحت و عافیت کے ساتھ بار بار عنایت کیجئے، اور میری اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنایئے" آمین

خواتین کے لئے

○ جو خاتون حج کے سب ارکان و واجبات ادا کرچکی ہو، صرف طوافِ وَدَاع باقی ہو اور محرم اور دیگر رفقاء روانہ ہونے لگیں

اس وقت اگر حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو طوافِ وَدَاع ان کے ذمہ نہیں رہتا، ساقط ہو جاتا ہے، اس کو چاہیئے کہ مسجد میں داخل نہ ہو بلکہ حرم شریف کے دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے، خاتون کے مَحرم اور دیگر رفقاءِ سفر پر لازم نہیں ہے کہ وہ اس کے پاک ہونے تک ٹھہریں، اپنی صوابدید کے مطابق جب چاہیں روانہ ہو جائیں اور یہ خاتون بھی ان کے ساتھ چلی جائے۔ (حیات بتصرف) اور اس مجبوری سے طوافِ وَدَاعْ چھوڑنے سے خاتون پر کچھ واجب نہ ہوگا۔

واضح ہو کہ طوافِ وَدَاعْ کے لئے نیت ضروری نہیں، ہاں مستقل نیت سے طوافِ وَدَاعْ کرنا افضل ہے، اس لئے اگر واپسی سے پہلے حیض و نفاس شروع ہونے سے پہلے کسی عورت یا مرد نے کوئی نفل طواف کر لیا ہو تو وہ بھی طوافِ وَدَاع کے قائم مقام ہو جائے گا۔ (معلم بتصرف)

نقشہ البقیع مدینہ منورہ

مدینہ منورہ
۱۲۷
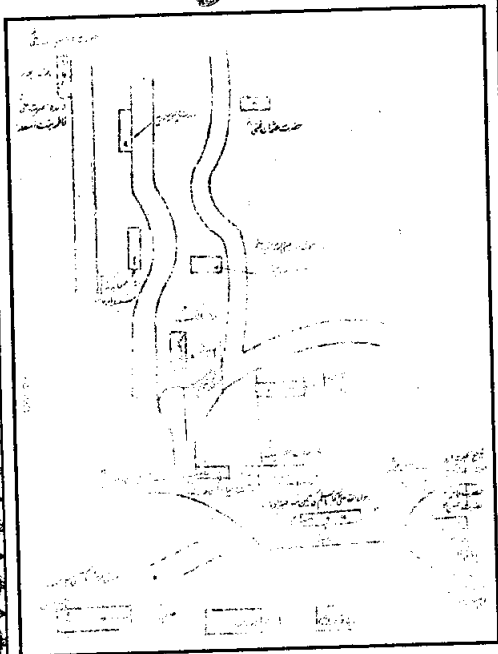
روضۂ اقدس کی زیارت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (رواہ البیہقی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی ۔(ابن خزیمہ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ بدسلوکی کی۔ (رواہ ابن عدی بسند حسن)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں ،

(رواہ البیہقی)

ف : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور یہ بات جمہور امت کے مسلمات میں سے ہے، اس لئے آپ کے جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں (مشکوٰۃ) ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح بالمشافہ سلام پیش کرنے کے برابر ہے جو بلاشبہ ایسی عظیم سعادت ہے جو ہر زائر کو تمام آداب کے ساتھ ہر قیمت پر حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (معارف الحدیث)

عظیم سعادت

حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت وہ چیز ہے

جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا، لہٰذا دیارِ مقدس میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرنے کی سعادت اور اس پر ملنے والے بے شمار ثمرات و برکات حاصل کریں جو دُور سے درود و سلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

جن خواتین و حضرات پر حج فرض ہو ان کے لئے پہلے حج کرنا اور زیارتِ مدینہ کے لئے بعد میں جانا بہتر ہے، اور جن پر حج فرض نہ ہو انہیں اختیار ہے خواہ پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوں اور بعد میں حج کریں یا حج پہلے کریں اور مدینہ منورہ بعد میں حاضر ہوں (زبدہ بتصرف)

(۱) جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت کریں اور یوں نیت کریں:

اے اللہ میں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کے مزارِ مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرتا ہوں اے اللہ اسے قبول فرمالیجئے"۔

(عمدۃ المناسک بتصرف کثیر)

(۲) مدینہ منورہ جاتے وقت احرام کی ضرورت نہیں ہے البتہ واپسی پر اگر مکہ مکرمہ آنا ہو تو احرام باندھنا ہوگا اس لئے احرام کے لوازمات ساتھ رکھیں۔

(۳) سفرِ مدینہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا بہت ہی خیال رکھیں، اس کے لئے "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ" بطورِ خاص مطالعہ میں رکھیں۔

(۴) اس سفر میں ذوق و شوق اور پورے دھیان اور توجہ سے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھیں نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔

(۵) جب مدینہ منورہ کی آبادی اور مکانات نظر آئیں تو اپنے شوقِ دید کو اور زیادہ کریں اور خوب درود و سلام پڑھتے ہوئے

مدینہ منورہ میں داخل ہوں۔

مَسجدِ نَبوی میں حاضری

(۱) معلم کے یہاں سامان رکھ کر غسل کریں تو بہتر ہے، ورنہ وضو کریں اچھا لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں اور مسجدِ نبوی کی طرف ادب و احترام کے ساتھ چلیں، نفلی صدقہ کریں۔

(۲) باب جبرئیل معلوم ہو تو پہلی مرتبہ اس سے داخل ہونا افضل ہے یا بابُ السّلام سے، ورنہ جس دروازہ سے داخل ہوں درست ہے داخل ہوتے وقت یہ کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

اور دایاں قدم مسجد کے اندر رکھیں اور نفلی اعتکاف کی نیّت کرنے کو غنیمت سمجھیں، (غنیہ)

سیدھے ریاض الجنۃ آجائیں اگر بآسانی آسکیں ورنہ جہاں جگہ مل جائے اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو وہاں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں

پھر محراب النبی کے پاس آئیں اگر آسانی سے آسکیں یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر مبارک تھا، اس جگہ شکرانہ کی دو نفلیں پڑھیں اور نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دل سے شکر ادا کریں کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے یہاں تک پہنچا دیا اور دعاء کریں کہ میں اب سلام عرض کرنے جا رہا ہوں، میرا سلام قبول ہو جائے۔

روضۂ اقدس پر سلام

اب بڑے ادب و احترام کے ساتھ اور اپنی نالائقی اور روسیاہی کے استحضار کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں،

جب آپ جالیوں کے سامنے جہاں جالیوں میں چاندی کی تختی لگی ہوئی ہے، پہنچ جائیں تو اس جگہ بالکل سامنے ان جالیوں میں تین گول سوراخ نظر آئیں گے پہلے سوراخ پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور سامنے ہے۔ (حیات)

(۲) لہٰذا جالیوں سے اندازاً تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر ادب سے کھڑے ہو جائیں، ہاتھ سیدھے کریں، نظریں نیچی کریں اور دھیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لگائیں اور درمیانی آواز سے جو نہ تو زیادہ بُلند ہو اور نہ بالکل آہستہ، ادب کے ساتھ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کریں اور یوں کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ

اور یوں سمجھیں کہ میرا سلام رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سُن لیا ہے اور آپ سلام کا جواب دیتے ہیں لہٰذا میرے سلام کا

جواب بھی آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(۳) اب پورے ادب واحترام اور دھیان کے ساتھ جس قدر ہوسکے درود وسلام پڑھیں جونسا درود شریف چاہیں آپ پڑھ سکتے ہیں، مگر ہمارے اسلاف نے روضۂ اقدس پر اس طرح درود وسلام پڑھنے کو لکھا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

آپ یہ الفاظ بار بار بھی دُہرا سکتے ہیں تاہم یہ الفاظ دِل سے ادا کریں اور پوری طرح دھیان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رہے اور نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے، اس کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں :

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

یَا سَیِّدَنَا اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَعَنَّا

(۵) اس کے بعد ذرا دائیں ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَعَنَّا

(٦) اس کے بعد پھر اُلٹے ہاتھ کی طرف اُسی پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ۳۱ میں لکھے ہوئے درود و سلام یا نماز والا درود شریف ذوق وشوق سے پڑھیں اور جن لوگوں نے آپ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے ان کا سلام اپنی

زبان میں اس طرح پہنچا دیں مثلاً ہ یارسول اللہ عبدالحکیم اور عبدالرؤف نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے شفاعت کے امیدوار ہیں"

اگر نام یاد نہ آئے تو اس طرح عرض کریں :

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے ان سب کا سلام قبول فرمالیجئے۔

(۷) پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر اپنے اور اپنے والدین، اہل وعیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔

بس اسی کو سلام کہتے ہیں۔ جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

(۸) جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کیا کریں خصوصاً پانچوں نمازوں کے بعد اگر کسی وقت سامنے حاضری کا موقعہ نہ ہو تو آپ مسجدِ نبوی میں بھی کسی جگہ سے سلام عرض کر سکتے ہیں اگرچہ اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہو کر عرض کرنے میں ہے۔ (احکامِ حج)

مسجدِ نبوی سے باہر بھی جب کبھی روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزریں تو تھوڑی دیر ٹھہر کر مختصر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔ (احکامِ حج)

خواتین کا سلام

○ خواتین کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت اور سلام عرض کرنا چاہیئے، اور طریقہ سلام عرض کرنے کا اوپر لکھا گیا ہے

خواتین بھی اس کے مطابق سلام عرض کریں، البتہ (اگر حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہو) تو ان کے لئے رات کے وقت حاضر ہو کر سلام عرض کرنا بہتر ہے، اور جب زیادہ ہجوم ہو تو کچھ فاصلہ ہی سے سلام عرض کر دیا کریں۔

اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہو تو گھر پر قیام کرے سلام عرض کرنے کے لئے مسجدِ نبوی میں نہ آئے، البتہ اگر مسجد کے باہر باب السلام کے پاس یا کسی اور دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر سلام عرض کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور جب پاک ہو جائے تو روضۂ مبارک پر سلام عرض کرنے چلی جائے۔

○ مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ انھیں گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجدِ نبوی کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔ (ماخذہ بدائع ص۱۱۳) لیکن اگر خواتین مسجدِ نبوی

میں سلام عرض کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجدِ نبوی کی جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کرلیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

چالیس نمازیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو اس کے لئے دوزخ سے برارت لکھی جائے گی اور عذاب و نفاق سے برارت لکھی جائے گی۔ (رواہ احمد)

تشریح : اس حدیثِ پاک سے مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے نمازی کو عذابِ دوزخ اور نفاق سے بری فرما دیتے ہیں ـــ اس لئے مسجدِ نبوی کی نمازوں کا خاص اہتمام رکھنا چاہئے

اور چالیس نمازیں ادا کر کے یہ عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہئے۔
لیکن مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے اور یہ نمازیں ادا کرنا حج کا کوئی حصہ نہیں ہے، اگر کوئی شخص یہ چالیس نمازیں مسجدِ نبوی میں ادا نہ کر سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں۔

○ خواتین کے لئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں نمازیں پڑھنا افضل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ انہیں گھر میں چالیس نمازیں پڑھنے کا ثواب بھی مل جائے گا اس لئے خواتین مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فکر نہ کریں اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں ہاں کبھی نماز کے وقت مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت میں شامل ہوجائیں تو ان کی نماز ہوجائے گی۔

اور اگر ماہواری کے عذر کی بناء پر خواتین چالیس نمازیں گھر میں بھی پوری نہ کرسکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اس قدرتی اور

غیر اختیاری معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ خواتین ہر نماز کے وقت وضو کر کے گھر ہی میں مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کر لیا کریں یہی ان شاء اللہ تعالے کافی ہے اور ضروری یہ بھی نہیں۔

مختصر دستور العمل

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو ذکر و عبادت میں لگانے کی کوشش کریں، اس سلسلہ میں ان امور کا اہتمام بہت مفید ہے۔

(۱) روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر کثرت سے سلام پڑھنا۔ کم از کم ہر نماز کے بعد حاضری دینا اور سلام پیش کرنا۔

(۲) کثرت سے درود شریف پڑھتی رہیں اور ذکر و تلاوت اور

دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھنا۔

(۳) ریاض الجنۃ میں جتنا موقعہ مل سکے نوافل اور دعائیں کرتے رہنا اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل نماز اور دعا کی کثرت کرنا۔

(۴) اشراق، چاشت، اوّابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح روزانہ پڑھنا

(۵) کبھی کبھی حسب سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر جانا اور جنّت البقیع چلے جانا اور وہاں ایصالِ ثواب اور دعاء مغفرت کرنا اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعاء مانگنا۔

(٦) ہفتہ کے دن موقعہ ملے تو بہتر ہے ورنہ جب سہولت اور آسانی ہو قبا جا کر مسجد قبا میں دو رکعت نفل پڑھ کر آ جانا، اس سے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

(۷) اہلِ مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی بُرائی نہ کرنا، خرید فروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھنا تاکہ ثواب ملے۔

(۸) مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بے حد بچیں۔ خصوصًا فضول باتیں، غیبت کرنے، چغلی کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے

سے خاص طور پر بچنا۔

مدینہ منوّرہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو مسجدِ نبوی میں دو رکعت نفل پڑھیں اور پھر روضۂ اقدس کے سامنے اَلْوِدَاعِیْ سلام عرض کرنے جائیں، اس کا وہی طریقہ ہے جو سلام عرض کرنے کا پہلے لکھا گیا ہے۔ سلام عرض کرتے وقت رونا آئے تو رو پڑیں، اور اس جدائی پر آنسو بہائیں کہ خدا جانے پھر کب اس مقدّس در کی حاضری نصیب ہو گی، اور دعا کریں، یا اللہ تعالیٰ! ہمارے سفر کو آسان فرما اور عافیت و سلامتی سے اپنے اہل و عیال میں پہنچا اور دوبارہ حاضری نصیب فرما اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنانا بلکہ عافیت کے ساتھ بار بار حاضری عطا فرماتے رہنا، آمین۔

مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا

بعض حجاج مدینہ منورہ حج سے پہلے جاتے ہیں اور بعض حج کے بعد اور واپسی پر بعض سیدھے جدہ جاتے ہیں اور بعض مکہ مکرمہ، جس کی وجہ سے مدینہ منورہ سے احرام باندھنے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، سہولت کے لئے ان کا خلاصہ یہاں لکھا جاتا ہے :

○ بعض لوگ مدینہ منورہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں رکھتے، بلکہ سیدھا جدہ سے اپنے وطن آنے کا ارادہ ہوتا ہے، انہیں مدینہ منورہ سے کسی احرام کی ضرورت نہیں۔

○ جو لوگ حج کے مہینوں میں پہلے مکہ مکرمہ آئے اور عمرہ ادا کیا، پھر حج سے پہلے مدینہ طیبہ آئے اور اب انہیں واپس مکہ مکرمہ حج کے لئے جانا ہے، انہیں چاہیے کہ اگر حج کا زمانہ

دور ہے، مثلاً دس پندرہ دن باقی ہیں، تو وہ مدینہ منورہ سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئیں اور عمرہ ادا کرکے احرام کھولدیں، اگر حج کا زمانہ بالکل نزدیک ہے مثلاً حج میں چند دن باقی ہیں تو انہیں مدینہ منورہ سے حج کا احرام باندھ کر آنا چاہئے، ہر دو صورت میں ان کا یہ حج تمتع ہوگا۔ (عمدۃ المناسک)

○ جو لوگ حج سے پہلے مثلاً پاکستان سے جدّہ اور جدہ سے سیدھے مدینہ منورہ چلے گئے، مکہ مکرمہ بالکل نہیں گئے اور اب مدینہ منوّرہ سے برائے حج مکہ مکرمہ آرہے ہیں تو انہیں مدینہ منوّرہ سے واپسی پر حج کی تینوں قسموں میں سے ہر قسم کا احرام باندھنے کا اختیار ہے۔

○ جو لوگ حج کے بعد مدینہ منوّرہ گئے اور پھر مدینہ منورہ سے واپس مکہ مکرمہ آنا چاہتے ہیں تو انہیں کم از کم عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے، بغیر احرام مکہ مکرمہ آنا جائز نہیں۔

وطن واپس آنا

جب اپنا شہر یا گاؤں قریب آجائے تو اس میں داخل ہونے پر یہ دعا پڑھیں :

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

گھر والوں کو پہلے ہی اپنے آنے کی اطلاع کرادیں تاکہ اچانک گھر نہ پہنچیں ، جب اپنے شہر میں داخل ہوں اور وقت مکروہ نہ ہو تو محلہ کی مسجد جاکر دو رکعت نفل ادا کریں اور جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں :

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا

اور تہہ دل سے اس سفر کے بعافیت پورے ہونے پر شکر ادا کریں اور اب باقی زندگی کو ربِّ کعبہ کی مرضیات کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں ، لوگوں

کے سامنے اس سفر کی خوبیاں اور راحتیں بیان کر سکتے ہیں، لیکن اس سفر کی تکلیفیں اور دُشواریاں بیان کرنے سے پرہیز کریں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
آمِيْن بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن

بندہ عبدالرؤف سکھروی غفرلہ
۲۷ رجب ۱۴۱۴ھ
بروز پیر

طواف اور سعی کے لئے خاص دُعائیں

پہلے چکّر میں	یا اللہ	مجھے عبدیتِ کاملہ عطا فرما
دوسرے چکّر میں	یا اللہ	مجھے اپنی رضا اور بخشش عطا فرما
تیسرے چکّر میں	یا اللہ	مجھے اپنی برکت و رحمت عطا فرما
چوتھے چکّر میں	یا اللہ	مجھے صحت و عافیت عطا فرما
پانچویں چکّر میں	یا اللہ	مجھے عفت اور تقویٰ عطا فرما
چھٹے چکّر میں	یا اللہ	مجھے اپنا فضلِ عظیم اور اجرِ عظیم عطا فرما
ساتویں چکّر میں	یا اللہ	مجھے جنّت الفردوس عطا فرما

اور دوزخ سے نجات دینا۔ آمین.

مُلتزم اور مقامِ ابراہیم کے لئے دُعاء

یا اللہ میرے قلب میں اپنی محبت غالب کرنا اور مجھے مکمّل اتباعِ سُنّت کی توفیق عطا فرمانا اور میرا خاتمہ کامل اور خالص ایمان پر فرمانا۔ آمین ۔

سفرِ حج کا ضروری سامان

سفرِ حج میں عموماً درج ذیل اشیاء کی عام حجاج کو ضرورت پیش آتی ہے۔ سہولت کے لئے ان کی فہرست دیجاتی ہے۔

۱۔ ایک عدد بیگ	۱۳۔ احرام دو عدد سیٹ
۲۔ چار جوڑے کے مطابق	۱۴۔ چشمہ کارڈ کی فوٹو کاپی
۳۔ دو جوڑی ہوائی چپل مع تھیلہ	۱۵۔ بسکٹ کے پیکٹ
۴۔ دو عدد لُنگی	۱۶۔ نمکو کی تھیلیاں
۵۔ تیل، کنگھا، سرمہ، چاقو	۱۷۔ چھوٹا قرآن کریم
۶۔ قینچی، ناخن کٹر، مسواک	۱۸۔ مناجاتِ مقبول، درود و سلام
۷۔ ازار بند دانی اور ایک سیفٹی	۱۹۔ حج کی آسان کتابوں کا سیٹ
۸۔ دو تولیے ایک بڑا، ایک چھوٹا	۲۰۔ "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي" عمل کے لئے
۹۔ ایک شیشہ، برش اور ٹوتھ پیسٹ	۲۱۔ ہلکی سی تسبیح
۱۰۔ چند ضروری برتن اور چمچے	۲۲۔ شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی
۱۱۔ دو بڑی چادریں اور پن کا پتہ	۲۳۔ سوئی دھاگہ
۱۲۔ اپنے لحاظ سے ضروری ادویہ	۲۴۔ پانی کی بوتل

۲۵۔ بقدرِ ضرورت مرچ مصالحہ
۲۶۔ ایک دھوپ کا چشمہ
۲۷۔ ہاتھ کا پنکھا
۲۸۔ چھتری
۲۹۔ پلیٹ، چمچہ، گلاس ایک عدد
۳۰۔ لیمو کا چورن یا سفوف
۳۱۔ خوشبو۔ ٹین پیک کرکے

ضروری ہدایات

بار بار کے تجربہ سے چند باتیں مفید معلوم ہوئیں یہاں ان کو بھی درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ ٹریولز چیک کے نمبر الگ کاپی میں لکھ لیں۔
۲۔ ٹریولز چیک کا تفصیلی سرٹیفکٹ جدا محفوظ رکھیں
۳۔ پاسپورٹ کا صفحہ نمبر ۱۳، ۱۴ پاسپورٹ سے جدا رکھیں، فوٹو کاپی کرالیں تاہم جدا نہ کریں۔
۴۔ گرمی کی شدت میں بلا ضرورت دھوپ میں نہ نکلیں
۵۔ جب بضرورت نکلیں تو خوب پانی پی کر نکلیں اور چھتری یا تولیہ استعمال کریں۔
۶۔ خواتین بغیر محرم کے تنہا نہ نکلیں۔ نیز معلم کا کارڈ ضرور رکھیں۔
۷۔ زیادہ نقدی پاس نہ رکھیں تاہم کچھ نہ کچھ پاس رکھیں
۸۔ خواتین میں آنے جانے کے لئے راستہ کے شناخت

کی کوئی بڑی علامت
ذہن نشیں رکھیں۔
۹۔ حرم میں خواتین و حضرات
اپنے بیٹھنے کی ایک جگہ مقرر
کرلیں تاکہ سب سے وہاں
ملاقات آسان ہو۔
۱۰۔ کھانا پکانے کا انتظام
شرکت میں نہ کریں، اکثر اس
میں نزاع ہوجاتا ہے
۱۱۔ بازار (خریداری) کے لئے کم
سے کم جائیں۔ حرم کی حاضری
اور وہاں کی عبادت کی زیادہ
فکر کریں۔

۱۲۔حج سے پہلے مقاماتِ حج
کی زیارت کریں تاکہ حج
میں آسانی رہے۔
۱۳۔ ہر ایک کی خدمت کی
نیت کرکے جائیں اور کسی
سے بھی اپنی خدمت کرنے
یا کام آنے کی ذرہ برابر بھی
امید نہ رکھیں حتیٰ کہ اولاد
و بیوی سے بھی اور اپنا کام
خود کریں۔ کوئی دوسرا کردے
اس کا احسان سمجھیں۔